﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 16 | جمعۃ المبارک 10/جولائی 2009ء | 16/رجب 1430 ہجری قمری ❁ 10/وفا 1388 ہجری شمسی | شمارہ 28

قرآن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع ہوگا

حضرت ابوامامہ الباھلیؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

قرآن پڑھو کیونکہ قیامت کے دن وہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع کے طور پر آئے گا۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب فضل قراءۃ القرآن حدیث نمبر:1337)

ارشادات عالیہ
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ اعتقاد کہ موت کے بعد تمام روحیں ایک فنا کی حالت میں رہتی ہیں اور اس درمیانی زمانہ میں جو قبل از حشر اجساد ہے میّت کو راحت اور رنج اور ثواب اور عقاب سے کچھ تعلق نہیں ہوتا، درست نہیں ہے۔ ایسا اعتقاد نصوص بیّنہ فرقان اور حدیث سے بکلّی مغائر ہے۔

جنّت اور جہنّم کے تین مدارج کا بیان۔

''اب واضح ہو کہ اس تعارض کے دور کرنے کے لئے جو آیات اور احادیث میں باہم واقعہ ہے یہ راہ نہیں ہے کہ یہ اعتقاد ظاہر کیا جائے کہ موت کے بعد تمام روحیں ایک فنا کی حالت میں رہتی ہیں۔ نہ کسی قسم کی اُن کو راحت حاصل ہوتی ہے اور نہ کسی نوع کی عقوبت میں گرفتار ہوتی ہیں اور نہ جنت کی ٹھنڈی ہوا اُن کو پہنچتی ہے اور نہ دوزخ کی بھاپ ان کو جلاتی ہے کیونکہ ایسا اعتقاد نصوص بیّنہ فرقان اور حدیث سے بکلّی مغائر ہے۔ میّت کے لئے جو دعا کی جاتی ہے یا صدقات کئے جاتے ہیں اور میّت کی نیّت سے مساکین کو طعام کھلایا جاتا ہے یا کپڑا دیا جاتا ہے اگر اس درمیانی زمانہ میں جو قبل از حشر اجساد ہے جنت اور جہنم کا میّت سے کچھ علاقہ نہیں تو یہ سب اعمال ایک مدّت دراز تک بطور عبث کے متصور ہوں گے اور یہ ماننا پڑے گا کہ اِس درمیانی زمانہ میں میت کو راحت اور رنج اور ثواب اور عقاب سے کچھ علاقہ نہیں ہوتا حالانکہ ایسا گمان تعلیم نبوی سے سراسر مخالف ہے۔

پس وہ واقعی امر جس سے اِن دونوں قسم کی آیات کا تعارض دور ہوتا ہے یہ ہے کہ جنت اور جہنم تین درجوں پر منقسم ہے۔

پہلا درجہ جو ایک ادنیٰ درجہ ہے اُس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب انسان اس عالم سے رخصت ہو کر اپنی خواب گاہ قبر میں جا لیٹتا ہے اور اس درجہ ضعیفہ کو استعارہ کے طور پر احادیث نبویہ میں کئی پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے۔ منجملہ اُن کے ایک یہ بھی پیرایہ ہے کہ میّت عبد صالح کے لئے قبر میں جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے جس کی راہ سے وہ جنت کی باغ و بہار دیکھتا ہے اور اس کی دلرُبا ہوا سے متمتع ہوتا ہے اور اس کھڑکی کی کشادگی بحسب مرتبہ ایمان و عمل اس میّت کے ہوتی ہے۔ لیکن ساتھ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ جو ایسے فنافی اللہ ہونے کی حالت میں دنیا سے جدا ہوتے ہیں کہ اپنی جان عزیز کو محبوب حقیقی کی راہ میں فدا کر دیتے ہیں جیسے شہداء یا وہ صدیق لوگ جو شہداء سے بھی بڑھ کر آگے قدم رکھتے ہیں اُن کے لئے اُن کی موت کے بعد صرف بہشت کی طرف کھڑکی ہی نہیں کھولی جاتی بلکہ وہ اپنے سارے وجود اور تمام قویٰ کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جاتے ہیں مگر پھر بھی قیامت کے دن سے پہلے اکمل اور اتم طور پر لذّات جنت حاصل نہیں کر سکتے۔

ایسا ہی اس درجہ میں میّت خبیث کے لئے دوزخ کی طرف قبر میں ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے جس کی راہ سے دوزخ کی ایک جلانے والی بھاپ آتی رہتی ہے اور اُس کے شعلوں سے ہر وقت وہ خبیث روح جلتی رہتی ہے۔ لیکن ساتھ اس کے یہ بھی ہے کہ جو لوگ اپنی کثرت نافرمانی کی وجہ سے ایسے فنافی الشیطان ہونے کی حالت میں دنیا سے جدا ہوتے ہیں کہ شیطان کی فرمانبرداری کی وجہ سے بکلّی تعلقات اپنے مولیٰ حقیقی سے توڑ دیتے ہیں اُن کے لئے اُن کی موت کے بعد صرف دوزخ کی طرف کھڑکی ہی نہیں کھولی جاتی بلکہ وہ اپنے سارے وجود اور تمام قویٰ کے ساتھ خاص دوزخ میں ڈال دئے جاتے ہیں جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا (نوح:26) سورہ نوح۔ مگر پھر بھی وہ لوگ قیامت کے دن سے پہلے اکمل اور اتم طور پر عقوبات جہنم کا مزہ نہیں چکھتے۔

دوسرا درجہ۔ پھر اس درجہ سے اوپر جو ابھی ہم نے بہشتیوں اور دوزخیوں کے لئے بیان کیا ہے ایک اور درجہ دخولِ جنت، دخول جہنم ہے جس کو درمیانی درجہ کہنا چاہئے اور حشر اجساد کے بعد اور جنت عظمیٰ یا جہنم کبریٰ میں داخل ہونے سے پہلے حاصل ہوتا ہے اور بوجہ تعلق جسد کامل قویٰ میں ایک اعلیٰ درجہ کی تیزی پیدا ہو کر اور خدائے تعالیٰ کی تجلی رحم یا تجلی قہر کا حسب حالت اپنے کامل طور پر مشاہدہ ہو کر اور جنت عظمیٰ کو بہت قریب پا کر یا جہنم کبریٰ کو بہت ہی قریب دیکھ کر وہ لذات یا عقوبات ترقی پذیر ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ آپ فرماتا ہے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ (الشعراء:91-92) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ۔ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ۔ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ۔ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ (عبس:39-43)۔ اس دوسرے درجہ میں بھی لوگ مساوی نہیں ہوتے بلکہ اعلیٰ درجہ کے بھی ہوتے ہیں جو بہشتی ہونے کی حالت میں بہشتی انوار اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اُنہیں کی طرف اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (التحریم:9) ایسا ہی دوزخی ہونے کی حالت میں اعلیٰ درجہ کے کفار ہوتے ہیں کہ قبل اس کے جو کامل طور پر دوزخ میں پڑیں اُن کے دلوں پر دوزخ کی آگ بھڑکائی جاتی ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ۔ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ (الھمزۃ:7-8)

پھر اس درجہ کے اُوپر جو آخری درجہ ہے تیسرا درجہ ہے جو منتہائے مدارج ہے جس میں یوم الحساب کے بعد لوگ داخل ہوں گے اور اکمل اور اتم طور پر سعادت یا شقاوت کا مزہ چکھ لیں گے''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 282 تا 284)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ 2009ء پر تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے اہم ہدایات

(ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد۔ افسر جلسہ سالانہ۔ یوکے 2009ء)

مقام جلسہ: حدیقۃ المہدی (اوک لینڈ فارم)۔آلٹن

بروز: جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

بتاریخ: 24، 25اور 26جولائی2009ء

دور میزبانی:

بروز جمعۃ المبارک 17/جولائی2009ء سے بروز ہفتہ یکم اگست 2009ء تک ہوگا۔

دفتر رجسٹریشن:

آغاز رجسٹریشن بروز ہفتہ مورخہ 11/جولائی 2009ء سے بیت الفتوح ۔181 لنڈن روڈ۔ مورڈن۔سرے۔ایس ایم4۔15ایچ ایف میں شروع ہوگا۔

بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے افراد اپنے اپنے ملک کے امیر یا نیشنل پریذیڈنٹ کی طرف سے مصدقہ دعوت نامہ ضرور ہمراہ لائیں۔ غیراز جماعت زیرِتبلیغ دوستوں کو اس جلسہ میں شرکت کی دعوت دی جاسکتی ہے لیکن اس کے لئے افسر جلسہ سالانہ سے تحریری اجازت نامہ قبل از وقت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

رجسٹریشن کے لئے پاسپورٹ اور متعلقہ ملک کے امیر کی طرف سے مصدقہ دعوت نامہ اپنے ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔

بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ برطانیہ میں پہنچنے پر جلد از جلد جلسہ رجسٹریشن کارڈ حاصل کرلیں۔

استقبال اور ٹرانسپورٹ:

لندن کی دو بڑی ائرپورٹس ہیتھرو اور گیٹ وِک ہیں جن کا فاصلہ بیت الفتوح سے 6اور 20 کلومیٹر بالترتیب ہے۔استقبالیہ کمیٹی کے ارکان ائرپورٹس پر موجود ہوں گے اور مہمانوں کو مناسب معلومات اور تعاون فراہم کریں گے۔

دوران میزبانی ہیتھرو یا گیٹ وِک پر آنے والے مہمانوں کو جماعت کی طرف سے ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے گی جو انہیں حدیقۃ المہدی (اوکلینڈ فارم) تک لے جائے گی۔ برائے مہربانی اپنے واپسی کے پروگرام سے بھی دفتر ٹرانسپورٹ کو آگاہ کردیں تاکہ جلسہ سالانہ کے بعد ہیتھرو یا گیٹ وک ہوائی اڈہ پر پہنچانے کا انتظام بھی کیا جاسکے۔

اسی طرح جو احباب ریل یا بس کے ذریعہ سفر کریں وہ لندن پہنچنے پر انڈرگراؤنڈ ٹرین لے کر مارڈن سٹیشن پہنچ جائیں۔ مارڈن سٹیشن ناردرن لائن کا آخری سٹیشن ہے۔اس سٹیشن سے مسجد بیت الفتوح چند منٹ کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں سے مہمانوں کو صرف بروز جمعرات 23/جولائی کو ہی حدیقۃ المہدی (اوکلینڈ فارم) پہنچانے کا انتظام ہوگا۔تمام امراء صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے ملک سے جو مہمان گروپ کی صورت میں تشریف لارہے ہوں ان کی روانگی کی اطلاع قبل از وقت افسر جلسہ سالانہ کو دے دیں۔گروپ میں شامل ہونے والوں کی تعداد معہ مردوزن وبچگان، تاریخ، پرواز نمبر اور آمد کے وقت سے تحریراً آگاہ فرمائیں۔

حدیقۃ المہدی (اوکلینڈ فارم) پہنچنے کے لئے برٹش ریل کا سٹیشن ''آلٹن'' ہے۔اس کے لئے پہلے ویمبلڈن سے برٹش ریل لینی ہوگی۔آلٹن(Alton) سٹیشن سے حدیقۃ المہدی (اوکلینڈ فارم) کا فاصلہ تقریباً تین میل ہے۔جلسہ سالانہ کے تین دن کے دوران آلٹن سٹیشن سے حدیقۃ المہدی کے لئے شٹل بس سروس کا انتظام ہوگا۔

اگر برطانیہ میں آپ نے اپنی ذاتی کار استعمال کرنی ہے تو متعلقہ کاغذات اپنے ہمراہ لائیں جس میں ڈرائیونگ لائسنس اور انشورنس وغیرہ ضروری ہے۔

جو دوست جلسہ سالانہ سے قبل مگر دوران ایام مہمانوازی میں تشریف لائیں ان کی رہائش حدیقۃ المہدی میں ہوگی۔مگر جلسہ سالانہ کے معاً بعد انہیں اسلام آباد قیام کرنا ہوگا۔

سٹینڈ سٹڈ ائرپورٹ (Standsted Airport):

جو دوست سٹینڈ سٹڈ ائرپورٹ پر تشریف لائیں ان کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ انہیں پبلک ٹرانسپورٹ سے اسلام آباد/حدیقۃ المہدی یا بیت الفتوح پہنچنے کا انتظام خود کرنا ہوگا۔معزز مہمانوں کی سہولت کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ کی تفاصیل ذیل میں درج ہیں:

(1) بذریعہ ٹیکسی: تخمیناً یکطرفہ کرایہ 60پاؤنڈ ہے۔

(2) بذریعہ ریل: ائرپورٹ سے ہر آدھے گھنٹے میں برٹش ریل لندن کے سٹیشن ''لیور پول سٹریٹ'' کے لئے چلتی ہے جس کا یکطرفہ کرایہ اندازاً 20پاؤنڈ ہے۔لیور پول سٹریٹ سے مارڈن کا ٹکٹ خرید کر ''سنٹرل لائن'' پر سوار ہوں اور ''بنک'' سٹیشن سے ناردرن لائن لے کر مارڈن سٹیشن (جو کہ ناردرن لائن کا آخری سٹیشن ہے) پر اتریں جہاں سے بیت الفتوح چند منٹ کے فاصلہ پر ہے۔

(3) بذریعہ کوچ: ائرپورٹ سے ہر آدھے گھنٹے کے بعد ''کوچ'' وکٹوریہ بس سٹیشن کے لئے چلتی ہے۔جس کا دوطرفہ (Return) کرایہ تقریباً 14پاؤنڈ ہے۔(یکطرفہ 8 پاؤنڈ ہے)۔قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد کوچ وکٹوریہ سٹیشن پہنچ جاتی ہے۔

1۔ وکٹوریہ (انڈرگراؤنڈ سٹیشن) سے آپ مارڈن کا ٹکٹ خرید کر بذریعہ ڈسٹرکٹ لائن ویمبلڈن پہنچیں سٹیشن سے نکلتے ہی بس نمبر 93 لیں ۔یا۔

2۔ وکٹوریہ سٹیشن سے ''وکٹوریہ لائن'' لے کر ''سٹاک ویل'' پہنچیں جہاں سے گاڑی تبدیل کرکے ناردرن لائن سے مارڈن تشریف لائیں۔ بیت الفتوح مارڈن سٹیشن سے چند قدم کے فاصلہ پر ہے۔ یا۔

3۔ بذریعہ کوچ ہیتھرو ائرپورٹ پہنچ کر جماعتی نظام کے تحت حدیقۃ المہدی (اوکلینڈ فارم) کے لئے فری ٹرانسپورٹ سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

جلسہ گاہ میں داخلہ:

برطانیہ میں مکین حضرات اپنے مستقل جماعتی شناختی کارڈ جلسہ گاہ میں داخل ہونے کیلئے استعمال کریں گے جو ہروقت ان کے کسی نمایاں جگہ پر چسپاں ہوگا۔جن احباب کے پاس ایسے کارڈ نہ ہوں وہ اپنے مقامی صدر صاحبان سے رابطہ قائم کرکے کارڈ حاصل کرلیں۔ جو دوست اپنا کارڈ کسی وجہ سے ساتھ نہ لاسکیں انہیں دوسرا کارڈ حاصل کرنے کیلئے اپنے صدر جماعت کی تصدیق کروانا ہوگی۔ اور مبلغ پانچ پاؤنڈ فیس ادا کرنا ہوگی۔اگر ڈیوٹی پر موجود کوئی کارکن جلسہ میں شامل افراد سے اُن کے کارڈ کے بارہ میں دریافت کرے تو وہ اس بات کا بُرا نہیں منائے بلکہ خندہ پیشانی سے اپنی شناخت کروائے۔موجودہ حالات میں سیکیورٹی کے پیشِ نظر جلسہ میں شامل ہر شخص کی شناخت کے بارے میں آگاہی نہایت ضروری امر ہے۔

ٹرانسپورٹ پالیسی:

ہماری ٹرانسپورٹ پالیسی 2008ء میں کافی کامیاب رہی۔لوکل کونسل، پولیس اور ہائی وے اتھارٹی نے اس کو بہت سراہا۔اس کامیابی کا سہرا تمام تر جماعت کے ممبران کے سر ہے جنہوں نے جلسہ سالانہ کے کارکنان سے بھرپور تعاون کیا۔2009ء کی ٹرانسپورٹ پالیسی بھی انہی خطوط پر بنائی گئی ہے۔جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) لندن مڈل سیکس اور ساؤتھ ریجن کے ممبران سے درخواست ہے کہ وہ برٹش ریل کے ذریعے سے آلٹن پہنچ کر حدیقۃ المہدی کیلئے جماعتی نظام کے تحت چلنے والی بسوں پر سفر کریں۔ یا اپنی اپنی جماعتوں کے زیرانتظام بسوں پر سفر کریں۔

(2) اگر آپ اپنی کار استعمال کرنا چاہتے ہیں تو اس کیلئے اسلام آباد میں کار پارک کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔اپنی کار اسلام آباد میں پارک کرنے کے بعد جماعتی انتظام کے تحت چلنے والی بسوں کے ذریعے حدیقۃ المہدی پہنچ سکتے ہیں۔اپنے صدر صاحبان کی معرفت دفتر جلسہ سالانہ کو اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں۔

(3) برطانیہ اور بیرونِ ممالک سے تشریف لانے والے معذور افراد کو حدیقۃ المہدی میں کار پارک کرنے کیلئے پاس جاری کئے جائیں گے۔ یہ پاس حاصل کرنے کیلئے کونسل کے جاری کردہ Disable Pass کی فوٹو کاپی درخواست کے ہمراہ اپنے حلقہ صدر صاحبان سے تصدیق کروا کر بھجوائیں۔

(4) جو مہمان حدیقۃ المہدی میں ٹھہرنے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی کار جمعرات بروز 23/جولائی کو بغیر پاس حاصل کیے حدیقۃ المہدی میں پارک کرسکتے ہیں۔ان حضرات کو اپنی کار اتوار کی شام 26/جولائی سے قبل جلسہ گاہ کی حدود سے باہر لے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

(5) لندن، مڈل سیکس اور ساؤتھ ریجن کے علاوہ برطانیہ کے ممبران کو ایک فیملی/ ایک کار حدیقۃ المہدی میں لے جانے کی اجازت ہوگی۔اگر کوئی فیملی ایک کار سے زیادہ لانا چاہے تو یہ اضافی کار اسلام آباد میں پارک کرنے کا انتظام ہوگا۔لیکن اگر کوئی فیملی یا جماعت مل کر اٹھارہ افراد کیلئے منی بس کا انتظام کرتے ہیں تو اُن کو حدیقۃ المہدی میں منی بس پارک کرنے کی اجازت ہوگی لیکن اس کیلئے بھی دفتر جلسہ سالانہ کو درخواست لکھ کر پاس حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی۔

(6) تمام صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت کے اُن افراد کی فہرست جو پاس حاصل کرنا چاہیں فوری طور پر دفتر جلسہ سالانہ میں مندرجہ ذیل انفارمیشن کے ساتھ بھجوائیں۔

(1) ممبران کے نام اور ان کے AIM'S Number۔

(2) معذور افراد کے نام اور ان کے AIM'S Number

(3) کار رجسٹریشن نمبرز Car Registration No:

گذشتہ سال کی طرح بیرونِ ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کیلئے بیت الفتوح سے حدیقۃ المہدی کیلئے صرف بروز جمعرات مورخہ 23/جولائی2009ء کو بس سروس کا انتظام کیا جائے گا۔اور 27/جولائی بروز سوموار مہمانوں کو واپس لندن لانے کا انتظام ہوگا۔

جلسہ کے تینوں ایام کے دوران بیت الفتوح اور لندن مسجد سے سٹن ریلوے اسٹیشن (Sutton Railway Station) تک شٹل سروس کا انتظام ہوگا۔ وہاں سے مہمان برٹش ریل کے ذریعہ سے آلٹن جاسکتے ہیں۔آلٹن سے جلسہ گاہ تک بھی شٹل بس سروس کا انتظام ہوگا۔واپسی کیلئے بھی اسی انتظام کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔

جلسہ کے دوران مہمانوں کیلئے بیت الفتوح سے حدیقۃ المہدی جانے کیلئے بس سروس کا کوئی انتظام نہیں ہوگا۔

باقی صفحہ نمبر 4پر ملاحظہ فرمائیں

مَصالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر50

تبلیغ کا فرض ادا کرنے والی واحد جماعت

عربوں میں تبلیغ حق کی مساعی جہاں عرب ممالک میں بھجوائے جانے والے مبلغین اور عرب احمدی احباب کے ذریعہ ہوئی اور ہورہی ہے وہاں دنیا کے دیگر ممالک میں بسنے والے عربوں میں بھی تبلیغ کو جماعت نے خاص اہمیت دی ہے۔یہی نہیں بلکہ دیگر ممالک میں مختلف سرکاری دوروں یا محض سیر کے لئے آنے والے عرب حضرات کے ساتھ بھی تبلیغی گفت وشنید اور سلسلہ کا تعارف کروانے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔یہاں ضمناً یہ وضاحت بھی مفید ہوگی کہ جماعت احمدیہ کا یہ صرف عربوں کے لئے ہی کوئی خاص پروگرام نہیں ہے بلکہ خلفائے احمدیت کی خاص ہدایات اورارشادات کی روشنی میں آج جماعت احمدیہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا شعار بلند کرتے ہوئے دنیا کی سب اقوام اور تمام خطّوں کے باسیوں کو بلاتمیز رنگ ونسل وزبان دینِ حق کی طرف بلارہی ہے۔بلکہ بجاطور پر یہ کہنا درست ہوگا کہ آج جماعت احمدیہ اپنی تبلیغی مساعی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی مجسم صورت بنی ہوئی نظر آتی ہے کہ ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجامکار

بعض افریقی ممالک میں بعض عربی شخصیات کو تبلیغ حق کے بعض واقعات کا تذکرہ گزشتہ اقساط میں گزر چکا ہے۔تاریخی اعتبار سے 1960ء میں لائبیریا میں ایک بہت ایمان افروز واقعہ پیش آیا جس کو ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

لائبیریا کے مشن ہاؤس میں مصر کی جمعیۃ الاتحاد بین المذاہب کے جنرل سیکرٹری کی آمد اور جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں پر خراج تحسین

جماعت احمدیہ کے ایک محترم مبلغ مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج لائبیریا مشن کی تحریر فرمودہ 1960ء کی بعض ماہوار رپورٹوں میں سے ایک میں وہ فرماتے ہیں:۔

''حال ہی میں مصر کی ایک مشہور سوسائٹی جمعیة الاتحاد بَین المذاهب کے جنرل سیکرٹری مسٹر بھجات قندیل اپنی سوسائٹی کی طرف سے افریقن ممالک کا دورہ کرتے ہوئے لائبیریا آئے۔ان سے جمہوریتِ عربیہ متحدہ کے سفارت خانہ کے ذریعہ میری ملاقات ہوئی اور خاکسار نے انہیں احمدیہ مشن میں آنے کی دعوت دی۔سفارت خانہ کے نائب سفیر مسٹر انور فرید ہمارے اور ہماری تبلیغی کارروائیوں کے بڑے مداح ہیں۔

چنانچہ آپ نے ڈاکٹر بلی گراہم مسیحی مناد کے نام میری تبلیغی چٹھی کی بہت سی کاپیاں مجھ سے حاصل کر کے ''مزوویا'' کے مختلف بااثر عیسائیوں اور سفارت خانوں کے کارکنوں کو اپنی طرف سے پیش کی تھیں۔انہوں نے مسٹر بھجات صاحب سے میرا تعارف کرا کے خود ہی انہیں جماعت احمدیہ کی یورپ وافریقہ اورامریکہ میں تبلیغی سرگرمیوں سے مختصراً آگاہ کیا۔

دوسرے روز شام کو مسٹر بھجات ہمارے مشن میں تشریف لائے اورتقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ٹھہرے رہے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ سے روشناس کرایا گیا۔نیز دنیا کے تمام اہم احمدیہ مسلم مشنوں کا بھی یکے بعد دیگرے تعارف کرایا اورساتھ ساتھ دنیا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم کردہ مساجد سکول کالج اور مشن سنٹرز کی تصاویر بھی دکھائیں اوراپنے اکثر احمدیہ انگریزی اورعربی اخبارات اوررسالوں اورحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف تحفہ بغداد اور استفتاء وغیرہ کی ایک ایک کاپی بھی انہیں تحفۃً پیش کی وہ یورپ اورامریکہ میں ہماری نئی مساجد کی تصاویر دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے اور جماعت احمدیہ کے ممبران اور خصوصاً مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ دینے والوں کو بہت دعائیں دیں اور ہماری ہر مسجد اور مشن کی ابتداء اور بنیاد وغیرہ کے متعلق جملہ معلومات تحریراً نوٹ کرتے رہے۔

اس کے بعد خاکسار نے ان کے استفسار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اورایک احمدی اورغیراحمدی میں مابہ الامتیاز پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ احمدیت حقیقی اسلام کے سوااورکوئی نئی چیز دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتی اوراس کا مقصد قرآنی آیت کریمہ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا آمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کے مطابق مسلمان عوام کو حقیقی اور سچے مومن بنانے اورتمام دنیا کے دیگر مذاہب کے لوگوں کو بذریعہ تبلیغ دین اسلام میں داخل کرنے کے سوااور کچھ نہیں ہے۔اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نزدیک یہی امام آخرالزمان کی بعثت کی غرض وغایت ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پورا کرنے میں دن رات ہمہ تن مشغول ہے۔

مسٹر بھجات صاحب نے آخر پر فرمایا کہ آپ کی باتیں واقعی نہایت قابل غور ہیں جنہوں نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے اوربطور مسلمان ہم شرمندہ ہیں کہ ہم اسلام کی بذریعہ تبلیغ اشاعت اوراس کی تقویت کا فریضہ جو ہم پر عائد ہوتا ہے ادا نہیں کررہے۔لیکن ہمیں خوشی ہے کہ آپ کی جماعت کے افراد دنیا کے باقی مسلمانوں کی طرف سے فرض کفایہ کے طور پر یہ ذمہ داری ادا کررہے ہیں نیز آپ نے کہا کہ میرے اپنے والد ازہر شریف کے خاص مشائخ میں سے ہیں اور میں خود بھی ازہر شریف کا تعلیم یافتہ ہوں اور ہمیں واقعی افسوس ہے کہ مصر کے اس اہم اور مقدس اسلامی ادارے کو باقاعدہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کرنے اور دشمنان اسلام کے تبشیری حملوں کا مقابلہ کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوئی۔میراارادہ ہے کہ میں اپنی واپسی پر انشاء اللہ جامعہ ازہر کے سرکردہ مشائخ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں۔

مشن سے رخصت ہونے سے پہلے آپ نے مشن کی وزیٹرز بک میں مندرجہ ذیل ریمارکس دیئے:

''کم کان سروری أن أریٰ دعاة الإسلام الأحمد یین فی غرب إفریقیا وفقکم اللّٰه تعالیٰ لأداء هذه الرسالة المبارکة''۔

بهجات قندیل سیکرتیر عام جمعیة الاتحاد بین المذاهب۔

یعنی مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کی سرگرمیاں دیکھ کر مجھے ازحد خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کا مبارک پیغام پہنچاتے رہنے کی توفیق عطا کرے۔

بھجات قندیل جنرل سیکرٹری جمعیة الاتحاد بین المذاہب 10 مئی 1960ء

(از الفضل 17/جولائی1960ء صفحہ4)

مجلۃ الازہر میں جماعت احمدیہ غانا کی تعلیمی خدمات کا تذکرہ

افریقن ممالک سے عربوں میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور تبلیغ کا تذکرہ ہورہا ہے تو اس ضمن میں جامعہ احمدیہ غانا کی تعلیمی خدمات کا مجلۃ الأزہر کی جانب سے اعتراف کا ذکر بھی کرتے چلیں جو اپنی اصل جگہ یعنی 1958ء کے واقعات میں درج ہونے سے رہ گیا ہے۔

جماعتِ احمدیہ غانا عرصہ دراز سے مسلمانانِ افریقہ میں تعلیم عام کرنے کی کوششیں کررہی تھی۔اس عظیم الشان جدوجہد کے شاندار نتائج و آثار عرب ممالک کے سامنے بھی آنے شروع ہوئے۔ چنانچہ شیخ الازہر مصر کی پریس برانچ کے ناظم الاستاذ عطیہ صقر نے ازہر یونیورسٹی کے ماہنامہ مجلۃ الازہر (جولائی 1958ء) میں ''الاِسلام فی غانا'' کے موضوع پر ایک تحقیقی مضمون شائع کیا جس میں جماعت احمدیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا :

''ولهم نشاط بارز فی کافة النواحی ومدارسهم ناجحة بالرغم من ان تلامیذها لا یدینون جمیعا بمذهبهم''۔

(جماعت احمدیہ) کی سرگرمیاں تمام امور میں انتہائی کامیاب ہیں اوران کے مدارس کامیابی سے چل رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان مدارس کے تمام طلبہ ان کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔

(تاریخ احمدیت جلد20 صفحہ100)

بعض عرب ممالک کے سیاسی حالات کا دینی جماعتوں پر اثر

پچاس کی دہائی میں شام سیاسی طور پر عدم استحکام کا شکار رہا۔ 1957ء میں شام کے ترکی کے ساتھ تعلقات اس حد تک خراب ہوئے کہ فوجیں سرحدوں پر جمع ہوگئیں اور جنگ کے ہولناک سائے دونوں ملکوں پر منڈلانے لگے۔ایسی صورتحال نے شام کو سوویت یونین کے قریب ہونے پر مجبور کیا۔جب مغربی ممالک کی طرف سے شام پر دباؤ بڑھنے لگا تو شام اور مصر نے آپس میں اتحاد کرلیا اور متحدہ جمہوریت کے صدر جمال عبدالناصر منتخب ہوئے۔لیکن یہ اتحاد زیادہ دیرپا ثابت نہ ہوسکا کیونکہ اشتراکی نظام کے نفاذ، سیاسی جماعتوں پر پابندی جیسے امور نے فوج کو دخل دینے پر مجبور کردیا اور 1961ء میں یہ اتحاد ٹوٹ گیا۔

اس مختصر سی وضاحت کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کرام کو اس پورے خطے کی صورتحال کا اندازہ ہوسکے کہ اس عرصہ کے سیاسی حالات کا دینی ماحول پر کس طرح اثر پڑا۔ اشتراکی نظام کی طرف میلان نے شام کے علاوہ اردگرد کے دیگر ممالک میں بھی نہ صرف سیاسی بلکہ دینی جماعتوں پر بھی پابندی لگادی۔حتی کہ بعض ممالک میں مذہبی سرگرمیاں بھی بعض ایسے حکمرانوں کے زیر تسلط آگئیں جن کا دین سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا۔اس کی ایک جھلک ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

جمال عبدالناصر کے نام ایک اہم مکتوب

ساٹھ کی دہائی کی ابتداء میں جب کہ شام اشتراکیت کی لپیٹ میں تھا جماعت احمدیہ پر پابندی لگا دی گئی، جماعت کے مرکز کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا اور افراد جماعت کو بحیثیت جماعت اپنی سرگرمیوں سے روک دیا گیا۔

ایسی صورتحال میں جناب سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے صدر جمہوریہ مصر جمال عبدالناصر کی خدمت میں ایک اہم مکتوب ارسال کیا جس کا عربی متن انہی دنوں جامعہ احمدیہ کے ترجمان ''البشریٰ'' کے شمارہ رمضان 1380ھ مطابق مارچ 1961ء صفحہ 39-40 میں بھی شائع کردیا گیا تھا۔جو درجِ ذیل کیا جاتا ہے:

''کتاب الی
الرئیس جمال عبد الناصر سیادة الرئیس
السلام علکیم و رحمة الله و برکاتهٗ

و بعد ، فانی أتشرف بأن ألفت أنظار سیادتکم إلی ما حصل بدمشق (الإقلیم الشمالی) من مصادرة مرکز الجماعة الإسلامیة الأحمدیة وحرمان أعضائها من مزاولة الحریة الدینیة والفکریة التی یقدر دستور الجمهوریة العربیة المتحدة کما یحترسها سائر دساتیر العالم۔

إن هذا الإجراء الشاذ قد أحدثت هزة شدیدة فی عموم أعضاء الجماعة الأحمدیة المنتشرة فی أقطار العالم کافة، هذه الجماعة هی دینیة تؤمن بجمیع المبادئ الإسلامیة السامیة القویمة إیمانا راسخا ، و لا تدخر وسعا فی سبیل الدفاع عن حیاض الإسلام والمسلمین فی مختلف بقاع الأرض و إن لها مراکز تبشیریة قویة فی معظم أصقاع العالم و خاصة فی أمریکا وإفریقیا وإنجلترا وألمانیا وهولندا وسویسرا وألمانیا الغربیة وإسبانیا وإفریقیا الغربیة والشرقیة ، کما أن هذه الجماعة نشرت مجموعة قیمة من الکتب العلمیة للذود عن کرامة الإسلام و نبیه محمد

صلى الله عليه و سلم ، و أضف إلى ذلك أنها نشرت تفاسير القرآن و تراجمه بالإنجليزية والألمانية والهولندية والسواحيلية وقامت بهذا العمل الجليل المنقطع النظير خير قيام ـ إن اتهام هذه الجماعة بالخروج عن الإسلام ووصمها با لانحراف عن جادة الحق على غاية من السطحية والتعسف، وخاصة فى هذه الفترة الدقيقة من تاريخ العالم التى تدعونا بتكتل المسلمين و توحيد كلمتهم فى جميع البلاد۔

و قد لا يخفى على سيادتك أن الجماعة الأحمديه ليست بمعزل عن القضايا العربية الكبرى ، بل منذ نشأتها قامت بدور مرموق فى جمع شمل المسلمين و قد نبهتهم إلى الأخطار التى تحدق بهم من كل صوب و تهدد مصالحهم فى كل بلد، وإليكم ما فعلته الجماعة الأحمدية فى أخطر قضية عربية ألا و هى قضية فلسطين التى تحتل الدرجة الأولى بقلب كل عربى مسلم بل هى الطعنة الغادرة فى صميم السلام التى تحز فى قلوب أربعمائة مليون مسلم۔

عند ما دبرت هذه المؤا مرة اللعينة بأيدى الاستعمار والصهيونية العالمية عندئذ كتب حضرة إمام الجماعة الأحمدية الحالى الحاج الميرزا بشير الدين محمود أحمد نشرة سماها "الكفر ملة واحدة" فضح فيها هذه الخطة الشيطانية وكشف اللثام عن وجه الحقائق وقال إن قوى الشر قد تألبت على الإسلام من كل حدب، وتجمعت رغم خلافاتها السياسية للقضاء على وحدة الإسلام قضاء نهائيا، فعلى المسلمين أن يدركوا خطر هذا الهجوم العام من قبل الأعداء فليقوموا آحادا وجماعات للذب عن جبهة الإسلام ، وكذلك لم يتح لحضرته فرصة تحدث فيها عن القضايا الإسلامية إلا ووضع قضية فلسطين فى المكان الأول ودومًا أبدى مخاوفه عن نوايا الصهيونية العالمية للسيطرة على سائر البلاد العربية الإسلامية بما فيها من شعائر الإسلام المقدسة وأخيرا وليس آخرا صرّح حضرته فى أحد الاجتماعات السنوية للجماعة :

"ان احتلال اليهود لفلسطين لهو حادث مؤقت و ان الأوضاع الراهنة لتنقلب رأسا على عقب و سيأتى على فلسطين زمان أن كل حجر من أحجارها سينادى المؤمن بأعلى صوته "إن ورائى كافر فاقتله" وإن الأيام التى سترث فيها الأمة الإسلامية أرض فلسطين جد قريبة "

فإنا لنرجو سيادتكم أن تتناولوا هذه القضية بأسلوب حكيم يتفق مع ما يقتضى الدستور من المحافظة على الحرية الدينية و الفكرية لجميع طوائف الشعب العربى ـ دمتم ذخرا للعروبة و الإسلام۔ والسلام عليكم ۔

المخلص

داؤد أحمد السيد "

(البشرىٰ (ربوه) رمضان 1380ھ مطابق مارچ 1961ء صفحه 40،39)

ترجمہ:

جنابِ صدر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں آنجناب کی نظر دمشق میں جماعت احمدیہ کے مرکز کو حکومتی تحویل میں لینے اور افراد جماعت احمدیہ کو کے مطابق دیئے ہوئے دینی اور فکری آزادی کے حق سے محروم کرنے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مذہبی آزادی کے اس حق کو دستور جمہوریہ عربیۃ متحدہ بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے جیسا کہ اس کی حفاظت دنیا کے تمام ممالک کے دساتیر کا اہم حصہ ہے۔

اس غیر آئینی اقدام سے عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو شدید دھچکا لگا ہے۔ جماعت احمدیہ وہ جماعت جو تمام بنیادی ارکان اسلام پر پختہ ایمان رکھتی ہے۔ اور دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کی کوششوں میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی۔

اس جماعت کے مضبوط مراکز دنیا کے تمام علاقوں میں موجود ہیں خصوصا امریکا، مغربی اور مشرقی افریقہ۔ اس جماعت نے اسلام اور نبی کریم محمد ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع میں ایک ضخیم مجموعہ کتب بھی تالیف کیا ہے۔ اسکے علاوہ قرآن کریم کی تفاسیر اور بڑی بڑی زبانوں جیسے انگریزی جرمن اور سواحیلی وغیرہ زبانوں میں تراجم قرآن کا بے نظیر کام سرانجام دیا ہے۔ ایسی جماعت کو دائرہ اسلام سے خارج اور راہ راست سے منحرف جماعت قرار دینا نہایت سطحی خیالات کا نتیجہ اور بڑے ظلم کی بات ہے خصوصا ایسے وقت میں جب کہ دنیا کے موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ تمام مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت قائم ہو۔

شاید آنجناب کو معلوم ہی ہوگا کہ جماعت احمدیہ نے کبھی بھی بڑے بڑے عربی مسائل سے خود کو باہر نہیں سمجھا۔ بلکہ اپنی ابتداء ہی سے مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اس سلسلہ میں ان کو پیش آنے والے ایسے خطرات سے آگاہ کرتی ہے جو ان کے ممالک کے مفادات کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اور جہاں تک عرب دنیا کے سب سے خطرناک مسئلے یعنی مسألہء فلسطین کا تعلق ہے جو کہ ہر عربی مسلمان کے دل میں اولین درجہ کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ یہ عالمی امن کے جسم پر ایک ایسا بزدلانہ وار ہے جس کی کاٹ کو چار سو ملین مسلمان اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں، اس اہم ترین مسألہ کے بارہ میں جماعت کی خدمات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

جب عالمی استعمار اور صہیونیت کے تعاون سے اس مذموم سازش کا تانا بانا بُنا جا رہا تھا اس وقت حضرت امام جماعت احمدیہ الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک پمفلٹ "اَلْکُفْرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ" شائع کر کے انکی اس شیطانی سازش کو بے نقاب کیا اور حقائق کو منظر عام پہ لائے۔ آپ نے فرمایا کہ:

"آپ نے فرمایا تھا کہ شر کی تمام قوتیں جمیع اطراف سے اسلام کے خلاف متحد ہوگئی ہیں۔ اور باوجود آپس کے سیاسی اختلافات کے وحدت اسلام کو ہمیشہ کے لئے مٹانے کے لئے یک جان ہوگئی ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ دشمن کے اس حملے کے خطرے کو محسوس کریں اور فرداً فرداً اور جماعتوں کی صورت میں اسلام کی سرحدوں کے دفاع کیلئے کھڑے ہو جائیں"۔

اسی طرح آپ کو جب کبھی بھی موقع ملا آپ نے مسئلہ فلسطین کو ہمیشہ ترجیحات میں نمبر 1 پر رکھا۔ اور ہمیشہ اس خطرہ کا اظہار کیا کہ تمام عرب اسلامی ممالک کو عالمی صہیونی تنظیم کی طرف سے ناجائز قبضہ کا خطرہ ہے جس میں اسلام کے مقدس شعائر بھی شامل ہیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے ایک جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے جو فرمایا وہ آخر میں پیش خدمت ہے آپ نے فرمایا:

"یہودیوں کی طرف سے فلسطین پر قبضہ ایک دردناک واقعہ ہے۔ لیکن آج کے حالات ضرور یکسر بدل جائیں گے اور فلسطین پر وہ زمانہ آنے والا ہے جب اس کا ہر پتھر مومنوں کو پکار پکار کر کہے گا کہ آؤ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر دو"۔

اور وہ دن بہت قریب ہیں جب امت اسلامیہ ارض فلسطین کی وارث بنے گی۔

ہم آنجناب سے درخواست کرتے ہیں کہ (جماعت احمدیہ دمشق پر پابندی لگانے کے) اس معاملہ کو پر حکمت طریقہ سے ہینڈل کریں اور ایسا فیصلہ فرمائیں جس کا تقاضا تمام عرب فرقوں اور جماعتوں کو دینی آزادی کا حق دینے والا حکومت کا دستور کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو عربوں اور اسلام کے لئے بیش قیمت وجود کے طور پر قائم رکھے۔ والسلام

آپکا مخلص

سید داؤد احمد

(باقی آئندہ)

بقیہ: جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ 2009ء پر
تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے اہم ہدایات از صفحہ نمبر 2

رہائش:

ایسے دوست جو رہائش کیلئے اپنا کوئی انتظام نہیں کر سکتے اُن کیلئے حدیقۃ المہدی میں لگائے جانے والے خیموں میں انتظام کیا جائے گا جس کیلئے انتظامیہ کی طرف سے صرف گدے مہیا کئے جائیں گے بستر وغیرہ کا انتظام مہمانوں کو خود کرنا ہوگا۔ یہ بستر دفتر رہائش سے پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر قیمتاً خریدے جا سکتے ہیں۔ جماعت برطانیہ سے تعلق رکھنے والے افراد سے درخواست ہے کہ وہ اپنا بستر ہمراہ لائیں۔

جو دوست کرائے پر خیمہ حاصل کرنا چاہتے ہوں اُن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی درخواستیں دفتر جلسہ سالانہ میں اپنے حلقہ کے صدر کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر بھجوائیں۔ درخواست کے ساتھ مطلوبہ رقم کا چیک بنام "Jalsa Salana A/C No: 1" بھجوائیں۔

اسلام آباد اور حدیقۃ المہدی میں محدود تعداد میں بستر اور خیمہ جات قیمتاً یا کرایہ پر حاصل کئے جا سکیں گے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

	کرایہ	قیمتِ فروخت
بستر (تکیہ۔لحاف اور چادر)	۔	8 پاؤنڈ
کیمپنگ ٹینٹ برائے چار افراد	75 پاؤنڈ	130 پاؤنڈ
کیمپنگ ٹینٹ برائے چھ افراد	95 پاؤنڈ	160 پاؤنڈ
کیمپنگ ٹینٹ برائے آٹھ افراد	105 پاؤنڈ	190 پاؤنڈ

اس کے علاوہ آلٹن میں رہائش کیلئے ایک کالج کی رہائش گاہ میں محدود تعداد میں کرائے کیلئے کمرے دستیاب ہیں ایک کمرے کا کرایہ چالیس پاؤنڈ (Per Night) ہوگا۔ جس میں صبح کا ناشتہ اور جلسہ گاہ تک ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی شامل ہے۔ ضرورتمند احباب اپنی درخواستیں مطلوبہ رقم کے ساتھ اپنے صدر صاحب کی معرفت دفتر جلسہ سالانہ میں بھجوائیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کے تمام انتظامات کو احسن رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بخشے اور یہ جلسہ اپنی تمام تر عظیم روایات کے ساتھ بخیر و خوبی منعقد ہو اور جلسہ کی برکات سے تمام شاملین جلسہ کو وافر حصہ عطا ہو۔

"مصالح العرب" کے قارئین کرام سے ضروری التماس

اگر قارئین کرام میں سے کسی کے علم میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مبارک عہد میں مختلف دورہ جات کے دوران عرب احباب سے ملاقاتوں یا عربوں میں تبلیغ کے سلسلہ میں کوئی قابل ذکر واقعہ یا کسی عرب دوست کے قبول احمدیت کا ایمان افروز واقعہ ہو تو براہ کرم اسے مکمل اسناد کے ساتھ اور کسی قدر تفصیل کے ساتھ ہمیں الفضل انٹرنیشنل کے مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر ارسال فرما دیں یا بذریعہ خط الفضل انٹرنیشنل کے پتہ پر بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

alfazlint@alislam.org

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک نام رَافِعْ ہے۔یعنی وہ ذات جو مومن کو بلند مقام عطا فرماتی ہے۔

اللہ تعالیٰ رافع ہے لیکن ساتھ ہی قادر بھی ہے۔وہ جس طرح چاہے کسی کو بلند مقام عطا فرما سکتا ہے یا انعام سے نواز سکتا ہے۔

لیکن اس نے عمومی طور پر یہ اصول مقرر فرما دیا کہ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ اور نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔

آنحضرتؐ کا کامل نور تھا جو اللہ تعالیٰ کے نُور کا پرتو تھا اور اب تاقیامت یہی نور ہے جس نے دنیا کو فیض پہنچانا ہے

اس زمانہ میں اس نُور سے سب سے زیادہ حصہ آنحضرتؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیا تا کہ دنیا میں اس نُور کو پھیلائیں

آج مسیح محمدیؑ کے غلاموں کی یہی کوشش ہونی چاہئے کہ اپنے اعمال کی بلندی کے لئے جس حد تک بھی نیک عمل بجالانے کی کوشش ہو سکتی ہو، کی جائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 19/جون 2009ء بمطابق 19/احسان 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک نام رَافِعْ ہے۔یعنی وہ ذات جو مومن کو بلند مقام عطا فرماتی ہے۔اور بلند مقام کس طرح ملتا ہے؟ یہ ایک مومن کو اس کے نیک اعمال بجالانے اور اس کے لئے کوشش اور جدوجہد کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے۔اور بعض اوقات اللہ محض اور محض اپنے فضل سے انسان کو بلند مقام عطا فرما دیتا ہے اور اس طرح فضل فرماتا ہے کہ جس کے بارے میں انسان بعض دفعہ تصور بھی نہیں کر سکتا اور جو اس کے اولیاء اور خاص بندے ہوتے ہیں ان کو مزید اپنے قریب کر کے ایک خاص قرب کا مقام دے کر مزید بلندیاں عطا فرماتا ہے اور بعض کو انبیاء کا درجہ دے کر اپنی خاص تعلیم کے ذریعہ سے بلند مقام عطا فرماتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ (فاطر:11) اسی کی طرف پاک کلمہ بلند ہوتا ہے اور نیک عمل اسے بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ آیت جس کا مَیں نے تھوڑا سا حصہ ہی پڑھا ہے، اس آیت کے اس حصہ کہ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ کے ضمن میں لین (Lane) جو لغت کی ایک کتاب ہے جس نے بہت سی لغات سے مطالب اکٹھے کئے ہوئے ہیں، اس نے لکھا ہے کہ نیک اعمال کو وہ قبول کرے گا یا اس کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ نیک عمل تعریف کا موجب بنتے ہیں یا نیک عمل ہی اعلیٰ مقام کے حصول کا ذریعہ ہے اور نیک عمل کے بغیر انسان کی بات قبول نہیں کی جائے گی۔

پس اللہ تعالیٰ رَافِعْ ہے لیکن ساتھ ہی قادر بھی ہے وہ جس طرح چاہے کسی کو بلند مقام عطا فرما سکتا ہے یا انعام سے نواز سکتا ہے۔لیکن اس نے عمومی طور پر یہ اصول مقرر فرما دیا کہ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ اور نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:''اعمال صالحہ کی طاقت سے ان کا خدائے تعالیٰ کی طرف رفع ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام-روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 334)

جو اعمال بجالانے والے لوگ ہیں، نیک لوگ ہیں، مومن لوگ ہیں، ان کا اعمال صالحہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف رفع ہوتا ہے اور انبیاء کا اس میں بہت بڑا مقام ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:''مَیں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمال صالحہ کی۔خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ یہی اعمال صالحہ ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 114 مطبوعہ ربوہ)

پس اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اعمال صالحہ کی ضرورت ہے اور اگلے جہان میں بھی ایک انسان کی اگر اس کے ایمان میں پختگی ہے تو یہی خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے معیاروں کو حاصل کرے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہی اصول مقرر فرمایا ہے کہ اعمال صالحہ بجالاؤ۔

پس اس آیت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس طرح عرب کے جہالت اور برائیوں میں پڑے ہوئے لوگوں کو کہا جاتا تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زیر اثر آ کر نہ صرف تم اپنی برائیاں دور کرو گے بلکہ نیکی، تقویٰ، عزت اور وقار کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کرو گے۔اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ جو قومیں آج تمہیں تخفیف کی نظر سے دیکھتی ہیں، تمہیں جاہل اور بدو سمجھتی ہیں، وہ ایک وقت میں تمہارے سامنے جھکنے والی ہو جائیں گی۔لیکن یہ سب عزت اور بڑائی ان لوگوں کے خالص ایمان کی وجہ سے ہوگی، اعلیٰ اخلاقی قدروں کے نتیجہ میں ہوگی اور نیک اعمال بجالانے کے نتیجہ میں ہوگی۔پس اس چیز کے حصول کے لئے کوشش کرو۔اور پھر دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دنیا انہی جاہلوں یا جاہل کہلانے والوں کے زیر نگیں کر دی اور اس بات کو قرآن کریم میں محفوظ فرما کر اللہ تعالیٰ نے آئندہ آنے والے مسلمانوں کے لئے بھی راستے متعین کر دیئے کہ اس اصول کو اپناؤ گے تو اپنا مقام حاصل کرو گے۔لیکن بدقسمتی سے یہ نیکیاں اپنانے کی بجائے جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں حکم دیا ہے مسلمان دنیا کی ہوا و ہوس کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔اور نتیجۃً اسلاف کی جو میراث تھی وہ کھو بیٹھے ہیں۔خدا کے نام پر مسلمان، مسلمان کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج جو غیر ہیں، غیر مسلم ہیں وہ مسلمانوں پر حکمران بنے ہوئے ہیں۔اپنے مسائل حل کرنے کے لئے مسلمان حکومتیں مغرب کی طرف دیکھتی ہیں، غیروں کی طرف دیکھتی ہیں۔کسی مسلمان ملک کے اندرونی معاملات خراب ہیں اور وہاں بدامنی اور بےچینی ہے، قتل و غارت ہو رہی ہے تو بجائے مسلمان ملکوں کے کہ انہیں سمجھائیں امریکہ اور یورپ ان معاملات میں دخل اندازی

کرتے ہیں۔ان کے ٹھیک کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتے بلکہ زبردستی کرتے ہیں۔اور کیونکہ یہ غیر مسلم حکومتیں ہیں اس لئے پھر ان کے کارندے مسلمانوں سے انتہائی ہتک آمیز سلوک کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں کی طرف سے ایک شور اٹھتا ہے۔غرض اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے آج کل مسلمان بلندیوں میں جانے کی بجائے پستیوں کی طرف گر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی میں اعلیٰ اعمال ہی تمہارے لئے اونچے مقام دلانے والے ہو سکتے ہیں۔

پس سوچو اور غور کرو اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔لیکن سوچنے اور غور کرنے کے بعد بھی مسلمان علماء اور مسلمانوں کے لیڈر یہ تو کہتے ہیں کہ ہمارے عمل غیر صالح ہونے کی وجہ سے، ہماری حرکات کی وجہ سے ہمیں بلندیوں کی بجائے ذلت کا سامنا ہے۔لیکن یہ ماننے کو تیار نہیں کہ عمل صالح بجالانے کے جو طریقے خدا تعالیٰ نے بتائے ہیں، ان پر اس زمانہ میں خاص طور پر کس طرح عمل کرنا ہے۔آنحضرت ﷺ کا وہ عاشق صادق جو خدا کے بعد ہر وقت آپ کے عشق میں مخمور رہتا تھا اور اس عشق رسول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے زمانے کا امام اور مہدی اور مسیح بنا کر بھیجا تھا اور اپنے نور سے اُسے منور کیا اس عاشق رسول کا تم انکار کر رہے ہو اور نہ صرف انکار کر رہے ہو بلکہ آج مسلمان ہونے کی تعریف ہی یہی ہے کہ جو اس عاشق صادق کو گالیاں دے، ہر تحریر میں گندے اور بیہودہ الفاظ استعمال کرے وہی سچا مسلمان کہلاتا ہے۔اس عاشق رسول نے تو یہ اعلان کیا تھا اور اعلان کرتا ہے کہ ؎

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

اور پھر فرمایا:

مصطفیٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 225)

اور یہ ظالم کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کافر ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کے مقام کی ہتک کرتے ہیں۔پس وہ نُور جو آنحضرت ﷺ کا نُور ہے،جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اس کا صحیح ادراک اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ نہ کسی کو ہے اور نہ کسی کو ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپؑ ہی وہ عاشق صادق ہیں جن کو آپ کے مقام کا اور نور کا ادراک ہے۔اس نُور کی خوبصورتی کو جس انداز میں آپؑ نے پیش فرمایا ہے وہ آپ کا ہی حصہ ہے۔پس آج عمل صالح کرکے بلند مقام پانے والے وہی لوگ ہوں گے جو اس عاشق صادق سے حقیقی رنگ میں جڑ جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت ﷺ کے مقام اور نور محمدی کی سورۃ نور کی ایک آیت کی روشنی میں جو تفسیر فرمائی ہے وہ مَیں پیش کرتا ہوں۔ یہ سورۃ نور کی آیت 36 ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ۔اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ۔ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ۔نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ۔وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ(النور:36) کہ اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے،اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہے وہ چراغ شیشہ کے شمع دان میں ہو، وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔وہ چراغ زیتون کے ایک ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔اس کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ ازخود بھڑک کر روشن ہو جائے۔خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔یہ نورٌ علی نور ہے۔اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پہلے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ”خدا آسمان و زمین کا نور ہے۔یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے“۔(روحوں میں ہو)”خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی“(یعنی وہ نور خواہ کسی کی ذاتی خوبی کی وجہ سے اس میں نظر آرہا ہے یا کسی سے مانگ کے لیا ہے)”اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی۔ اُسی کے فیض کا عطیّہ ہے۔“(یہ تمام قسم کے جو نور ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے فیض کا عطیہ ہیں)۔”یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت ربّ العالمین کا فیضِ عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔وہی تمام فیوض کا مبدء ہے“۔(اسی سے تمام فیض پھوٹتے ہیں)”اور تمام انوار کا علّت العلل“ ہے۔(یعنی وہی تمام نوروں کی وجہ بنتا ہے)”اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔اسی کی ہستیٔ حقیقی تمام عالم کی قیوم“(تمام کائنات کو قائم رکھنے والی)”اور تمام زیر وزبر کی پناہ ہی وہی ہے“(جو بھی الٹ پلٹ ہے، تباہی ہے، بربادی ہے، تعمیر ہے، تخریب ہے، ہر چیز کی پناہ وہی ہے)۔”جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانۂ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا..........“۔(یعنی پہلے کچھ چیز نہیں تھی۔ایک بند کائنات تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا اور اس کو وجود بخشا)۔فرمایا ”یہ تو عام فیضان ہے“۔(یہ ایک ایسا فیضان ہے جس سے ہر ایک فائدہ اٹھا رہا ہے)۔”جس کا بیان آیت اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض میں ظاہر فرمایا گیا۔یہی فیضان ہے جس نے دائرہ کی طرح ہر یک چیز پر احاطہ کر رکھا ہے“۔(دنیا کی ہر مخلوق جو ہے وہ چاہے مومن ہے غیر مومن ہے۔ پتھر ہیں، پہاڑ ہیں، پانی ہے، جانور ہیں، ہر چیز پر اللہ تعالیٰ نے احاطہ کر رکھا ہے)۔”جس کے فائز ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں۔لیکن بمقابلہ اس کے ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بشرائط ہے“۔(ایک ایسا فیض ہے جو خاص ہے، اس کی بعض شرطیں ہیں)۔”اور انہیں افرادِ خاصہ پر فائض ہوتا ہے جن میں اس کے قبول کرنے کی قابلیت واستعداد موجود ہے“۔(اور یہ جو خاص فیضان ہے یہ انہی لوگوں کے لئے ہے جن میں وہ استعدادیں بھی موجود ہوں جو اس کو قبول کر سکتی ہیں)۔”یعنی نفوس کاملہ انبیاء علیہم السلام پر جن میں سے افضل واعلیٰ ذاتِ جامع البرکات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے“۔(اور یہ جو قابلیت اور استعدادیں رکھنے والے لوگ ہیں وہ سب سے زیادہ انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء میں بھی سب سے زیادہ استعدادیں اور قابلیت رکھنے والی ذات آنحضرت ﷺ کی ہے جو تمام قسم کی برکات کا مجموعہ ہے)۔”دوسروں پر ہرگز نہیں ہوتا۔اور چونکہ وہ فیضان ایک نہایت باریک صداقت ہے“۔(ایک ایسی سچائی ہے جو بہت غور کرنے سے نظر آتی ہے۔ یہ جو فیض ہے اللہ تعالیٰ کا خاص فیض ہے)”اور دقائق حکمیہ میں سے ایک دقیق مسئلہ ہے“۔اور حکمت کی جو باریکیاں ہیں ان میں سے یہ ایک بڑا باریک مسئلہ ہے۔ ہر ایک کو یہ نظر نہیں آسکتا)۔”اس لئے خداوند تعالیٰ نے اول فیضانِ عام کو......“(جو ظاہر میں ظاہر ہو رہا ہے)”بیان کر کے“(یعنی اللہ تعالیٰ تمام زمین وآسمان کا نور ہے اس کو بیان کر کے پھر فرمایا ہے)”پھر اس فیضانِ خاص کو بغرض اظہار کیفیت نور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ ایک مثال میں بیان فرمایا ہے۔“(پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنا نور بیان فرمایا کہ اللہ زمین وآسمان کا نور ہے اور کوئی چیز اس سے باہر نہیں۔وہی ہر چیز کی پیدائش ہے اور وہی ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔پھر اس خاص نور کی طرف اشارہ فرمایا اور اس کی ایک مثال دی جو خاص نور کی انتہاء ہے وہ آنحضرت ﷺ کی ذات میں ہے)”کہ جو اس آیت سے شروع ہوتی ہے۔“(آیت کے اس حصہ سے کہ)”مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ......الخ“یعنی”اس نور کی مثال(فردِ کامل میں جو پیغمبر ہے) یہ ہے جیسے ایک طاق......“(یعنی دیوار پہ جو ایک خانہ بنا ہوتا ہے۔ایسی جگہ جو دیوار میں خاص روشنی رکھنے کے لئے یا چیزیں رکھنے کے لئے بنائی جاتی ہے عموماً روشنی کے لئے بنائی جائے اس کو طاق کہتے ہیں)۔آپؑ فرماتے ہیں کہ ”وہ طاق آنحضرت ﷺ کا وسیع تر سینہ ہے اور اس طاق میں“(یہ ایک مثال بیان ہو رہی ہے)”اور اُس طاق میں ایک چراغ ہے“(ایک روشنی کا لیمپ ہے اور یہ چراغ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور یہ جو فرمایا کہ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہے۔شمع دان میں جب چراغ رکھا ہو یہ مثال اس لئے دی ہے کہ جب شمع دان میں چراغ رکھا ہو تو آندھیوں وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔جب ایک گلوب میں روشنی ہوتی ہے یا کوئی بھی شعلہ تو ایک تو باہر کی ہواؤں سے اور موسمی اثرات سے محفوظ رہتا دوسرے اس کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔جیسا کہ ہمارے عام آدمی بھی جانتے ہیں کہ تیسری دنیا میں، غریب ملکوں میں تو ہر جگہ مٹی کے تیل کی لالٹینیں استعمال کی جاتی ہیں کہ اس شیشہ کے گلوب کی وجہ سے حفاظت رہتی ہے۔وہی شعلہ اگر ویسے ہوا میں رکھا جائے تو بجھ جائے لیکن اسی کو جب لالٹین میں رکھ کر اس کے اوپر چمنی چڑھا دی جاتی ہے یا گلوب چڑھا دیا جاتا ہے تو شعلہ محفوظ ہو جاتا ہے اور جہاں جدید قسم کی ٹارچیں وغیرہ نہیں ہوتیں لوگ آندھیوں میں بھی لے کے پھر رہے ہوتے ہیں۔اور جہاں لیمپ یا ٹارچ کا سوال پیدا ہو وہاں جب

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

بھی اس کے اوپر شیشہ چڑھایا جائے، گلوب چڑھایا جائے، ریفلیکٹر (Reflecter) چڑھایا جائے تو روشنی مزید پھیلتی ہے۔

تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ ''چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جونہایت مصفّٰی ہے (یعنی نہایت پاک اور مقدس دل میں جو آنحضرت ﷺ کا دل ہے جو کہ اپنی اصل فطرت میں شیشۂ سفید اور صافی کی طرح ہر یک طور کی کثافت اور کدورت سے منزّہ اور مطہر ہے'' (ہر چیز سے ہر گند سے پاک ہے آنحضرت ﷺ کا دل)۔'' اور تعلقاتِ ماسوی اللہ سے بکلّی پاک ہے......'' (یعنی آپؐ کا دل ہر چیز سے پاک ہے اور وہی ایسا ہے جو اتنا صاف اور پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں یوں ڈوبا ہوا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کی محبت کے اس میں سے کچھ نظر ہی نہیں آتا اور یہی اس بات کا حقدار ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی اس دل میں اترتی اور جب وحی الٰہی اس روشن اور صاف دل میں اتری تو اس کی روشنی اور چمک یوں دنیا کو روشن کرنے والی بنی جیسے چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ جو دیکھنے والے تھے، جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا تھا ان کو وہ روشنی نظر آئی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی کہ ''زیتون کے شجرۂ مبارکہ سے (یعنی زیتون کے روغن سے) روشن کیا گیا ہے''۔ تو آپؑ فرماتے ہیں کہ ''شجرۂ مبارکہ زیتون سے مراد وجود مبارک محمدیؐ ہے''۔ (اس درخت سے مراد آنحضرت ﷺ کا مبارک وجود ہے) ''کہ جو بوجہ نہایت جامعیت وکمال انواع واقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے'' (وہ مختلف قسم کی برکتوں کا مجموعہ ہے۔ اس لئے کہ وہ تمام کمالات کا جامع ہے۔ ہر قسم کا کمال اس میں جمع ہوا ہوا ہے)۔ ''جس کا فیض کسی جہت ومکان وزمان سے مخصوص نہیں۔'' (کسی خاص طرف اس کا فیض نہیں جا رہا۔ کسی خاص جگہ پر اس کا فیض نہیں ہے کسی خاص زمانے کے لئے اس کا فیض نہیں ہے۔ بلکہ تمام جگہوں پر، تمام طرفوں میں، تمام مکانوں میں اور تمام زمانوں کے لئے تا قیامت یہ فیض جاری رہے گا)۔ ''بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام علیٰ سبیل الدوام ہے اور ہمیشہ جاری ہے کبھی منقطع نہیں ہوگا۔'' (پس ضرورت اس بات کی ہے کہ اس راستے پر چلا جائے جہاں سے یہ جو جاری فیض ہے ہمیشہ ملتا رہے اور وہ راستہ آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی ہے اور احکامات کی تعمیل ہے)۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''یہ جو فرمایا کہ اس شجرۂ مبارکہ کے روغن سے جو چراغِ وحی روشن کیا گیا ہے سو روغن'' (یعنی تیل جو ہے، اس) ''سے مراد عقلِ لطیف نورانی محمدی مع جمیع اخلاقِ فاضلہ فطرتیہ ہے۔'' (یہ تیل جو ہے وہ آنحضرت ﷺ کا وہ اعلیٰ مقام ہے جو نور سے بھرا ہوا ہے۔ جس میں تمام اخلاق فاضلہ ہیں اور وہ فطرت میں، آپ کے ذہن اور دماغ میں رکھے گئے ہیں جو) ''اُس عقلِ کامل کے چشمۂ صافی سے پروردہ ہیں''۔ (پس آپ ﷺ کی ذہنی صلاحیتیں اور آپؐ کے اخلاق فاضلہ اس بات کے حقدار ٹھہرے کہ اس تیل کا کردار ادا کریں جو چراغ کو جلانے کے لئے کام آتا ہے)۔

پھر خدا تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ ''اور شجرۂ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی'' تو اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''یعنی طینت پاک محمدیؐ میں نہ افراط ہے نہ تفریط''۔ (آپؐ کی ایسی طبیعت ہے، ایسی فطرت ہے کہ اس میں نہ افراط ہے نہ تفریط ہے)۔ ''بلکہ نہایت توسط واعتدال پر واقع ہے اور احسن تقویم پر مخلوق ہے..........'' (ایک انتہائی اعلیٰ شکل کی اس کی بناوٹ ہے)۔ آنحضرت ﷺ کی فطرت تو پہلے ہی نیک تھی اور بیلنسڈ (Balanced) تھی اور (آپ پر وحی کے ہونے سے پہلے کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ کس طرح آپ ہمیشہ انصاف پر چلنے والے اور صحیح فیصلے کرنے والے تھے۔ آپؐ کی طبیعت حق کی طرف جھکی ہوئی تھی اور اس زمانے کے کفّار آپ سے فیصلے کروایا کرتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی وحی بھی اس فطرت کے مطابق نازل ہوئی۔ یا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس فطرت کے ساتھ پیدا فرمایا جس میں نہ افراط ہو اور نہ تفریط ہو تا کہ وہ وحی الٰہی جو آپؐ پر اترنی ہے جس نے دین کو ہر لحاظ سے کامل کرنا ہے اس کے آپؐ پَرتو بن سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں جلال اور غضب تھا۔ توریت بھی موسوی فطرت کے موافق ایک جلالی شریعت نازل ہوئی۔ حضرت مسیح علیہ السلام'' کے مزاج میں حلم اور نرمی تھی۔ ''سو انجیل کی تعلیم بھی حلم اور نرمی پر مشتمل ہے۔ مگر آنحضرت ﷺ کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقعہ تھا۔ نہ ہر جگہ حلم پسند تھا'' (نرمی پسند تھی) ''نہ ہر مقام غضب مرغوب خاطر تھا۔ بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی۔'' (یعنی موقع اور محل کے لحاظ سے آپ فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔ سو جہاں سختی کی ضرورت ہے وہاں سختی، جہاں نرمی کی ضرورت ہے وہاں نرمی)۔ ''سو قرآن شریف بھی اسی طرز موزون ومعتدل پر نازل ہوا'' (اور یہی تعلیم پھر قرآن کریم لے کر آیا) ''کہ جامع شدت ورحمت وہیبت وشفقت ونرمی ودرشتی ہے۔'' (قرآن کریم کی تعلیم میں شدت بھی ہے، رحمت بھی ہے۔ جہاں ڈرانے کی ضرورت ہے وہاں ہیبت، خوف بھی دلایا گیا ہے۔ جہاں شفقت ونرمی کی ضرورت ہے وہاں شفقت ونرمی بھی موجود ہے۔ جہاں نرمی کی ضرورت ہے وہاں نرمی موجود ہے۔ جہاں ڈانٹ ڈپٹ کی ضرورت ہے وہاں درشتی موجود ہے)۔ ''سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ چراغ وحی فرقان اس شجرۂ مبارکہ سے روشن کیا گیا ہے۔'' (تو آنحضرت ﷺ کی جو فطرت تھی اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کی قرآن کریم کی جو وحی تھی، اس سے پھر یہ شجرہ مبارک یعنی آنحضرت ﷺ کا جو وجود ہے وہ روشن کیا گیا) ''کہ نہ شرقی ہے نہ غربی (ہے)۔'' اور یہی قرآن کریم کی تعلیم کا ایک منفرد اور بلند مقام ہے جس کو کوئی بھی سابقہ تعلیم نہیں پہنچ سکتی۔

اور یہی مقام آنحضرت ﷺ کا ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ الجزو نمبر 29۔ یعنی تُو اے نبی ایک خُلقِ عظیم پر مخلوق ومفطور ہے۔'' (یعنی اسی پر پیدا کیا گیا ہے اور تیری فطرت میں یہ رکھا گیا ہے)۔ ''یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم ومکمل ہے کہ اس پر زیادت متصور نہیں''۔ (کیونکہ جو انسانی سوچ جا سکتی تھی اعلیٰ اخلاق کی اور ہر قسم کی خصوصیات کی ایک انسان کامل میں، وہ آنحضرت ﷺ کی ذات میں موجود ہے اور اس سے زیادہ تصور ہی نہیں کی جا سکتی)۔ ''کیونکہ لفظ عظیم محاورۂ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو......'' (عظیم جو ہے وہ ایسی صفت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کی جو بھی انتہائی استعدادیں ہیں، کسی بھی نوع کی جو استعدادیں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں میں رکھی ہیں ان کا جو بھی کمال ہے وہ اللہ تعالیٰ نے عظیم کا یہ لفظ استعمال کر کے آنحضرت ﷺ کی ذات میں پورا فرمایا۔

پھر آپؑ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''وہ تیل ایسا صاف اور لطیف ہے'' ایسا ہلکا ہے اور بھڑک اٹھنے والا ہے کہ بن آگ کے ہی روشن ہو سکتا ہے'' کہ بن آگ ہی روشن ہونے پر آمادہ ہے''۔ (اس کو آگ نہ بھی دکھاؤ تب بھی وہ روشن ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے) ''یعنی عقل اور جمیع اخلاق فاضلہ اس نبی معصوم کے ایسے کمال موزونیت ولطافت ونورانیت پر واقعہ کہ الہام سے پہلے ہی خود بخود روشن ہونے پر مستعد تھے۔'' (وحی الٰہی جب نہیں آئی تب بھی وہ اخلاق ایسے اعلیٰ پایہ کے تھے، اللہ تعالیٰ نے ایسی فطرت بنائی تھی کہ اس زمانے کے جو لوگ تھے تب بھی آپ سے روشنی حاصل کرتے تھے)۔ ''نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔ نور فائض ہوا نور پر۔ یعنی جبکہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء ﷺ میں کئی نور جمع تھے'' (سو ان نُوروں پر پہلے ہی کئی نور جمع تھے)۔ ''سو اُن نُوروں پر ایک اور نُورِ آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا۔'' (پھر نوروں کا ایک مجموعہ بن گیا۔ پس اس میں یہ اشارہ ہے آپ فرماتے ہیں کہ) ''پس اس میں یہ اشارہ فرمایا کہ نور وحی کے نازل ہونے کا یہی فلسفہ ہے کہ وہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے۔ تاریکی پر وارد نہیں ہوتا۔ کیونکہ فیضان کے لئے مناسب شرط ہے۔ اور تاریکی کو نور سے کچھ مناسبت نہیں۔ بلکہ نور کو نور سے مناسبت ہے اور حکیم مطلق بغیر رعایت مناسبت کوئی کام نہیں کرتا'' (اللہ تعالیٰ کہ جس کا ہر کام حکمت پر منحصر ہے وہ بغیر کسی مناسبت کے کوئی کام نہیں کرتا۔ بغیر حکمت کے کوئی کام نہیں کرتا۔ اور فرماتے ہیں کہ) ''ایسا ہی فیضان نور میں بھی اس کا یہی قانون ہے۔'' (جنہوں نے نور سے فیض پانا ہے۔ جو عام آدمی ہیں ان کے لئے بھی اس کا یہی قانون ہے) ''کہ جس کے پاس کچھ نور ہے اسی کو اور نُور بھی دیا جاتا ہے۔'' (جو فطرت نیک ہو گی اسی کو پھر اللہ تعالیٰ صحیح راہنمائی فرمائے گا)۔'' اور جس کے پاس کچھ نہیں اس کو کچھ نہیں دیا جاتا۔ جو شخص آنکھوں کا نور رکھتا ہے وہی آفتاب کا نور پاتا ہے۔'' (جس کی آنکھیں ہیں وہی سورج کو دیکھ سکتا ہے)۔ ''اور جس کے پاس آنکھوں کا نور نہیں وہ آفتاب کے نور سے بھی بے بہرہ رہتا ہے۔ اور جس کو فطرتی نور کم ملا ہے اس کو دوسرا نور بھی کم ہی ملتا ہے۔ اور جس کو فطرتی نور زیادہ ملا ہے۔ اس کو دوسرا نور بھی زیادہ ہی ملتا ہے۔''

(براھین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 191 تا 196 حاشیہ نمبر 11)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اللہ تعالیٰ نے فطرت میں استعدادوں کے مطابق نُور رکھا ہے۔ نیک فطرت نیکیوں کو زیادہ جذب کرتا ہے جس میں کمی ہے وہ کم جذب کرتا ہے اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ہر کوئی اس نُور سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ پس یہ آنحضرت ﷺ کا کامل نُور تھا جو اللہ تعالیٰ کے نُور کا پرتَو تھا اور اب تا قیامت یہی نُور ہے جس نے دنیا کو فیض پہنچانا ہے۔ لیکن یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اس زمانہ میں اس نُور سے سب سے زیادہ حصہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے لیا جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بیان کیا ہے تا کہ دنیا میں اس نور کو پھیلائے۔ وہ آخری وحی جس کی روشنی تمام دنیا کے تمام کناروں تک پھیلنی ہے اسے اونچے سے اونچے میناروں پر رکھتا چلا جائے تا کہ دنیا اس کی روشنی سے فیضیاب ہو اور اس کام کو جاری رکھنے کی وجہ سے آپؑ کو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم الخلفاء کہا گیا ہے کہ آپؑ سے پہلے جو بھی اولیاء اور مجددین آئے ان کے ذریعہ مخصوص لوگوں اور مخصوص علاقوں میں اس تعلیم کو پھیلانے کا کام ہوتا رہا جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے۔

اب مسیح محمدی کے ذریعہ سے اس چراغ کو اونچے ترین طاقوں پر رکھ کر دنیا کے تمام کناروں تک یکدفعہ پہنچانے کا جو کام ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی ہونا ہے۔ اور آج ہم دیکھیں تو یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کے ذریعہ سے ہی ہو رہا ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق پھیلانے کے کام انجام دے رہے ہیں اور اونچے ترین میناروں سے آپ کے اُسوہ، آپ کے اخلاق کو اور آپ کی تعلیم کو تمام دنیا میں یکدفعہ اس کو دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس خاتم الخلفاء کے بعد نظام خلافت ہی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ان طاقوں اور میناروں کو اونچا کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مفوضہ فرائض کو پورا کرنا ہے۔

اور پھر اس آیت سے جو اگلی آیت ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ ۔ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (النور:37) کہ ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے، ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ یعنی یہ نور مسلمانوں کے گھروں میں ہے۔ ان گھروں میں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرنے والے ہیں۔ اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہیں۔ عبادات بجالانے والے ہیں۔ عمل صالح کی طرف ہر وقت توجہ رکھنے والے ہیں اور اسوہ رسول ﷺ کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اور ایسے گھروں کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے گا، ان کا رفع کیا جائے گا۔ اور ایسے گھر جن کو بلند کیا جائے ان کی یہ نشانی بتائی گئی کہ وہ گھر ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس میں صبح و شام اس کی تسبیح کی جاتی ہے۔ یعنی نمازوں کی پابندی ہوتی ہے۔ پس اس نور سے حصہ لینے کے لئے اور دین کا مددگار بننے کے لئے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور عبادتوں کی طرف توجہ دی جائے۔ صبح کی نماز بھی اور شام کی نماز بھی۔ صبح و شام کی عبادتوں کا ذکر ہے۔ پس جس نور سے حصہ لینا ہے اور اس کے فیض یافتہ لوگوں میں شمار ہونا ہے تو اس کے لئے پھر نبی کریم ﷺ کی اس بات کو بھی یاد رکھنا ہو گا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ (سنن النسائی کتاب عشرة النساء باب حب النساء حدیث نمبر 3940) اور یہ نماز ہی ہے جو ہر ایک کو اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنے گی۔ عام طور پر ظہر عصر کی نمازیں جمع کرنے کا بڑا رواج ہو جاتا ہے جو سوائے مجبوری کے نہیں ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ مجبوری میں ہوتا ہے لیکن ایک عادت نہیں بن جانی چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے، مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے۔ ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے نماز سے پہلے ان چار رکعات پر دوام کیوں اختیار کیا ہے، بڑی باقاعدگی رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ مَیں نے آپؐ سے پوچھا یعنی انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ ایک ایسی گھڑی ہے جس میں آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس لئے مَیں پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا کوئی نیک عمل بلند ہو۔

(مسند احمد بن حنبل مسند ابو ایوب الانصاری جلد 7 صفحہ 777 حدیث 23947 ایڈیشن 1998ء مطبوعہ بیروت)

پس یہ تھے وہ لوگ جو اس نُور سے براہ راست فیض پاتے ہوئے اپنے ہر نیک عمل کو اپنی بلندی درجات کا ذریعہ بنانے کی کوشش کرتے تھے اور ان کے ہی گھر تھے جو اُس بلند مقام تک پہنچے۔ یہی وہ لوگ تھے جو اس بلند مقام تک پہنچے۔ وہ رضی اللہ عنہم بنے اور بعد میں آنے والوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے۔

آج مسیح محمدی کے غلاموں کا بھی یہی کام ہے اور ان کی یہی کوشش ہونی چاہئے کہ اپنے اعمال کی بلندی کے لئے جس حد تک بھی نیک عمل بجالانے کی کوشش ہو سکتی ہو، کی جائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نُور سے وہی فیض پائے گا جس کے پاس کچھ نُور ہو۔ اور اس کے حصول کے لئے اعمال شرط ہیں اور ہر موقع جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ضرورت ہے۔

پھر ایک اگلی آیت میں اس کی مزید وضاحت فرمائی کہ صبح شام ذکر کس طرح کرنا ہے جس سے گھروں کو بلند کیا جائے گا۔ سورۃ نُور میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِاللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۔ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَار (النور:38) ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اُس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل خوف سے الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ پس اس کے بھی مقام ہیں جو صحابہ نے اس نور سے حصہ پا کر حاصل کئے۔ باوجود تمام گھریلو ذمہ داریوں کے، باوجود تمام معاشرتی ذمہ داریوں کے، باوجود تمام کاروباری ذمہ داریوں کے انہیں حقوق اللہ کی ادائیگی سے کوئی چیز غافل نہیں کر سکی۔ وہ اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے تھے۔ وہ اپنی نمازوں کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنے والے تھے۔ جیسا کہ میں نے حدیث سے بتایا تھا کہ ظہر کی چار سنتیں اس لئے باقاعدگی سے پڑھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں، اپنا رفع کرنے والے بنیں۔ اسی طرح یہاں یہ بھی بیان ہوا کہ وہ زکوٰۃ دے کر دین کی ضرورتیں پوری کرنے والے تھے اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے بھی تھے۔

پس اس مجسم نُور سے منسوب ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کے یہ نمونے تھے جو آج تک ہمارے لئے مثال ہیں۔ آج بھی اِن نمونوں کو قائم کرنے کی ضرورت ہے جس طرح کہ اوّلین نے یہ قائم کئے تھے۔ آج کل اس زمانہ میں تجارت اور بیع کی طرف کچھ زیادہ توجہ ہے اس لئے عبادتوں کی طرف کوشش بھی زیادہ کرنی چاہئے اور توجہ زیادہ دینی چاہئے۔

تجارت اور بیع کا فرق کیا ہے؟ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ تجارت تو خرید و فروخت ہے۔ لینا اور دینا۔ خریدنا اور بیچنا۔ لیکن بیع صرف فروخت ہے (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 333) اور آج کل کے زمانے میں اگر دیکھیں تو یہ سروسز (Services) جو ہیں یہ صرف بیع میں شمار ہوتی ہیں اور اس ملک میں یہ سب سے زیادہ ہیں، یہ بھی نمازوں کی ادائیگی سے روکتی ہیں۔ اپنے کام کو وقت پر ختم کرنے کی کوشش میں اپنے فرائض کو اور جو اصل ذمہ داری ہے اس کو لوگ بھول جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو حقیقی مومن ہیں ان کو دنیا میں مصروف رہنے کے باوجود آخرت کا خوف رہتا ہے اور ان کی تجارتیں اور ان کے دوسرے کام انہیں خدا تعالیٰ کی عبادت اور حقوق العباد کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتے۔ بلکہ ہر وقت ان کے سامنے وہ نظارہ رہتا ہے کہ جہاں مرنے کے بعد جواب دینا ہو گا۔ وہ فرض عبادتوں کی ادائیگی کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہوتے ہیں اس طرف ان کی توجہ ہوتی ہے اور نوافل کی ادائیگی کی طرف بھی ان کی توجہ ہوتی ہے۔

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ۔ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (النور:39) تا کہ اللہ انہیں ان کے بہتر اعمال کے مطابق جزا دے جو وہ کرتے رہے ہیں اور اپنے فضل سے انہیں مزید بھی دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

پس وہ نُور جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی ذات میں پیدا فرمایا اور جو کامل تعلیم آپ پہ اُتاری وہ مومنوں کے گھروں کو بھی بلند کرنے کا باعث بنی۔ اور یہ ایک ایسا جاری سلسلہ ہے جو اس پر عمل کرنے سے ہمیشہ جاری رہے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کا اس آیت میں بھی اور بعض دوسری آیات میں بھی وعدہ ہے۔ فرماتا ہے کہ ان اعمال صالحہ کو اپنے گھروں میں رائج کرنے سے، اپنے دلوں میں بٹھاتے ہوئے ان پر عمل کرنے سے، تم ان کی بہترین جزا پاؤ گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ صرف اتنا ہی نہیں دیتا جتنا عمل کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اپنے فضل سے تمہیں مزید دے گا۔ تم ایک قدم اوپر چڑھنے کی کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل سے کئی قدم اوپر چڑھا دے گا اور پھر اللہ تعالیٰ مالک ہے اس طرح نوازتا ہے کہ جس کا کوئی حساب اور شمار نہیں ہے درجات بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نور کو جو آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں ملا اپنے گھروں میں اور اپنے دلوں میں رائج کرنے کی اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے بڑھتے ہوئے فضلوں اور رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا چلا جائے۔ ہمیشہ ہم نیک اعمال بجالانے والے ہوں۔

مہمان نوازی ۔ ایک اعلیٰ خُلق

(بشارت الرحمٰن زیروی۔ لندن)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم:5)

کہ اے محمد ﷺ یقیناً تو عظیم الشان اخلاق پر قائم ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ خود اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ یعنی مَیں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں تا کہ مَیں اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کروں۔

مکارم اخلاق میں جہاں اور بہت سے اخلاق ہیں ان میں سے ایک عظیم الشان خلق مہمان نوازی کا ہے۔ اس خلق کو بھی آنحضرت ﷺ نے اپنے قول اور عمل سے ہمارے لئے واضح فرما دیا ہے اور ایسا اُسوہ ہمارے لئے چھوڑا ہے جو ہمیشہ ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دیتا رہے گا۔

حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی کا تذکرہ

قرآن کریم میں ہمیں انبیاء علیہم السلام کے جن حالات وواقعات سے آگاہ کیا گیا ہے ان میں مہمان نوازی کے خلق کا بھی ہمیں پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ان کے پاس کچھ معزز مہمان آئے اور اگرچہ آپ ان کو جانتے بھی نہ تھے مگر ان کی تواضع کے لئے آپ نے فوراً ان کے لئے بھنے ہوئے بچھڑے کا گوشت پیش فرما دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ۔ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا۔ قَالَ سَلٰمٌ۔ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ۔ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ۔

(الذّٰریٰت:25-27)

آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ سے مہمان نوازی کے چند نمونے

مہمان نوازی کے خلق کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں سے چند ارشادات اور واقعات پیش خدمت ہیں۔

✿...... آنحضرت ﷺ پر غار حراء میں جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ گھبرائے ہوئے گھر آئے تو حضرت خدیجہؓ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے آپ کے چند اخلاق کریمہ کا ذکر فرمایا اور کہا کہ ان عظیم الشان اخلاق کے مالک ہوتے ہوئے خدا تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ ان میں سے ایک خلق مہمان نوازی اور اکرام ضیف کا خُلق تھا۔

چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ آنحضور ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ گھر تشریف لائے تو آپ کا جسم کانپ رہا تھا اور آپ سخت گھبرائے ہوئے تھے۔ ایسے میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

کَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا۔ فَوَاللّٰہِ اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ تَصْدُقُ الْحَدِیْثَ وَ تَحْمِلُ الْکَلَّ وَ تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

ترجمہ۔ ہرگز ہرگز آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ آپ تسلی رکھیں اور خوش ہو جائیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہ کرے گا۔ اللہ کی قسم! آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ سچی بات کرتے ہیں۔ دوسروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ محتاج کی مدد فرماتے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی اور تکریم کرتے ہیں اور آفات سماوی کے نازل ہونے پر اور حق کی خاطر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

(بخاری کتاب التفسیر، سورۃ "اقراء باسم ربک ...... حدیث 4953)

✿...... آنحضرت ﷺ نے انسان کے ذمہ جو حقوق بیان فرمائے ہیں ان میں مہمان کے حق کو بھی بیان فرمایا۔ چنانچہ عمرو بن عاصؓ کے صاحبزادہ عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں آنحضرت ﷺ تشریف لائے پھر عمروؓ نے حدیث کا ذکر کیا یعنی تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔

(بخاری کتاب الصوم باب حق الضیف فی الصوم)

✿...... ایک حدیث میں مہمان نوازی کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد یوں مذکور ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَہٗ وَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار......)

حضرت ابوہریرہؓ آنحضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

✿...... آنحضرت ﷺ کے اسوہ سے ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ آپ کی مہمان نوازی صرف مسلمانوں تک محدود نہ تھی بلکہ آپ کی مہمان نوازی کا دائرہ سب کے لئے وسیع تھا جس میں مومن وکافر کی بھی کوئی تمیز نہ تھی۔ اور آپ کی مہمان نوازی کا خلق ہی کئی کفار کو ایمان کی سعادت نصیب کرنے کا موجب ہو گیا۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جو کافر تھا حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاں مہمان بنا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ کر لانے کے لئے فرمایا جو اس کافر نے پی لیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ اگلی صبح اس نے اسلام قبول کرلیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا ارشاد فرمایا جو اس نے پی لیا۔ پھر آپ نے دوسری بکری کا دودھ لانے کا فرمایا تو وہ پورا دودھ ختم نہ کرسکا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جب کہ کافر سات آنتوں کو بھرتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند باقی المکثرین من الصحابۃ)

✿...... آنحضور ﷺ کی مہمان نوازی اپنے غریب صحابہ کے لئے کیا تھی اور کس قدر آپ ان کا خیال رکھتے تھے، حدیث میں مذکور یہ واقعہ اس امر پر روشنی ڈالتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگاتا تا کہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن میں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابوبکرؓ گزرے میں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میری غرض یہی تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں لیکن وہ آیت کا مطلب بیان کر کے گزر گئے پھر حضرت عمرؓ کا گزر ہوا میں نے ان سے بھی اس آیت کا مطلب پوچھا۔ غرض یہی تھی کہ وہ کھانا کھلائیں لیکن وہ بھی آیت کا معنی بتا کر چلے گئے۔ پھر میرے پاس سے آنحضرت ﷺ گزرے تو آپ نے تبسم فرمایا۔ میری حالت دیکھی اور میرے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا۔ حضور ﷺ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! مَیں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے ساتھ آؤ۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ جب آپ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں آپ کی اجازت سے اندر آ گیا۔ آپ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپ نے پوچھا۔ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت تحفتاً دے گئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ! میں نے کہا۔ یا رسول اللہ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ سب صُفّہ میں رہنے والوں کو بلا لاؤ۔ یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے اور ان کا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب حضور ﷺ کے پاس صدقہ کا مال آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپ صفہ والوں کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ بہرحال حضور ﷺ کا یہ فرمان کہ میں ان کو بلا لاؤں۔ مجھے ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے یہ اہل صفہ میں کس کس کے کام آئے گا۔ مَیں اس کا زیادہ ضرورت مند تھا تا کہ پی کر کچھ تقویت حاصل کرتا۔ پھر جب اہل صفہ آ جائیں اور مجھے ہی حضور ﷺ ان کو پلانے کے لئے فرمائیں تو یہ اور بھی برا ہوگا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کے فرمان کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ میں اہل صفہ کو بلا لایا۔ جب سب آ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ (مَیں نے دل میں خیال کیا مجھ تک تو اب یہ دودھ پہنچنے سے رہا)۔ بہرحال مَیں پیالہ لے کر ہر آدمی کے پاس جاتا۔ جب وہ سیر ہو جاتا تو دوسرے کے پاس اور جب وہ سیر ہو جاتا تو تیسرے کے پاس یہاں تک کہ آخر میں میں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیا کہ سب کے سب سیر ہو کر پی چکے ہیں۔ پیالہ مَیں نے آپ کے ہاتھ پر رکھا۔ آپ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا پھر کہا۔ اے ابوھریرہ! مَیں نے کہا یا رسول اللہ! فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔ مَیں نے عرض کیا۔ حضور ٹھیک ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ بیٹھو اور خوب پیو۔ جب مَیں نے بس کیا تو فرمایا۔ ابو ہریرہ اور پیو! مَیں پھر پینے لگا۔ چنانچہ جب بھی مَیں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپ فرماتے۔ ابوہریرہ اور پیو۔ جب اچھی طرح سیر ہوگیا تو عرض کیا۔ جس ذات نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں چنانچہ مَیں نے پیالہ آپ کو دے دیا۔ آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر دودھ نوش فرمایا۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ و سلم و اصحابہ و تخلیھم من الدنیا)

صحابہ رسولؐ کی مہمان نوازی کے نمونے

✿...... آنحضور ﷺ کی تربیت کے نتیجہ میں آپ کے صحابہ میں بھی مہمان نوازی کے خلق کی شان بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔ ایک انصاری صحابی کی مہمان نوازی کا واقعہ جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا بھی اظہار ہوا یوں مذکور ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر آنحضور ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا حضور میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا آنحضرت ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارت کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو، پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپ تھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا چراغ جلایا بچوں کو (بھوکا ہی) سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جب کہ وہ خود ضرورتمند اور بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں"۔ (بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب یوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ)

مہمان نوازی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت سے واقعات اور ارشادات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے بھی ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک مہمان نوازی کی کتنی زیادہ اہمیت تھی۔ آپ کے

ارشادات اور سیرت کے واقعات سے اس بارے میں ہمیں پتہ چلتا ہے۔

✿......حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ شروع میں جب مہمانوں کی زیادہ کثرت نہیں تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت بھی نسبتاً بہتر تھی، آپؑ اکثر مہمانوں کے ساتھ اپنے مکان کے مردانہ حصہ میں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے دوران میں ہر قسم کی بے تکلفانہ گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا دسترخوان بھی بچھ جاتا تھا۔ ایسے موقعوں پر آپ عموماً ہر مہمان کا خود ذاتی طور پر خیال رکھتے تھے اور اس بات کی نگرانی فرماتے تھے کہ اگر کبھی دسترخوان پر ایک سے زیادہ کھانے ہوں تو ہر شخص کے سامنے دسترخوان کی ہر چیز پہنچ جائے۔ عموماً ہر مہمان کے متعلق دریافت فرماتے رہتے تھے کہ کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا لسی یا پان کی عادت تو نہیں۔ اور پھر حتی الوسع ہر ایک کے لئے اُس کی عادت کے موافق چیز مہیا فرماتے تھے۔ بعض اوقات اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کسی مہمان کو اچار کا شوق ہے اور اچار دسترخوان پر نہیں ہوتا تھا تو خود کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندرون خانہ تشریف لے جاتے اور اندر سے اچار لا کر ایسے مہمان کے سامنے رکھ دیتے تھے۔ اور چونکہ آپؑ بہت تھوڑا کھانے کی وجہ سے جلد شکم سیر ہو جاتے تھے اس لئے سیر ہونے کے بعد بھی آپؑ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ذرّے اٹھا کر منہ میں ڈالتے رہتے تھے تا کہ کوئی مہمان اس خیال سے کہ آپؑ نے کھانا چھوڑ دیا ہے دسترخوان سے بھوکا ہی نہ اُٹھ جائے۔

(سیرت طیبہ۔ صفحہ 113)

✿......حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ لکھتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ مہمانوں کی خاطر داری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوتے تھے آپؑ خود اُن کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔ جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب، میاں نجم الدین صاحب وغیرہ کو تاکید فرماتے رہتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اُن کی تمام ضروریات، خورد و نوش و رہائش کا خیال رکھا کرو۔ بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر ان کی تواضع کرو۔ سردی کے ایام میں فرمایا کرتے تھے مہمانوں کو چائے پلاؤ۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو علیحدہ کمرے یا مکان کی ضرورت ہو تو اس کا انتظام کردو۔ اگر کسی کو سردی کا خوف ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کردو۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ صفحہ 195)

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ 6214750 6214760

اقصیٰ روڈ 6212515 6215455

پروپرائٹر میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

✿......حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ روایت فرماتے ہیں:۔

ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت اُمّ المومنینؓ حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کی اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے۔ اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا۔

فرمایا، دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوگئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے۔ اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں تا کہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں اور تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درختوں پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔

(ذکر حبیب صفحہ 86-87)

✿......حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی روایت کرتے ہیں:۔

”ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ کے پاس پہنچ کر لنگر خانہ کے خادموں کو اپنا سامان اتارنے اور چارپائی بچھانے کو کہا۔ لیکن ان خدام کو اس طرف فوری توجہ نہ ہوئی اور وہ ان مہمانوں کو یہ کہہ کر دوسری طرف چلے گئے کہ آپ یکہ سے سامان اتاریں چارپائی بھی آجائے گی۔ ان تھکے ماندے مہمانوں کو یہ جواب ناگوار گزرا اور وہ رنجیدہ ہو کر اسی وقت بٹالہ کی طرف واپس روانہ ہوگئے۔ مگر جب حضرت صاحب کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نہایت جلدی ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہوگیا ان کے پیچھے بٹالہ کے رستہ پر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چل پڑے۔ چند خدام بھی ساتھ ہو لئے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ میں بھی ساتھ ہولیا۔ حضرت صاحب اس وقت اتنی تیزی کے ساتھ ان کے پیچھے گئے کہ قادیان سے اڑھائی میل پر نہر کے پل کے پاس انہیں جا لیا اور بڑی محبت اور معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس چلیں اور فرمایا آپ کے واپس چلے جانے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ آپ یکہ پر سوار ہو جائیں میں آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا۔ مگر وہ احترام اور شرمندگی کی وجہ سے سوار نہ ہوئے اور آپ انہیں اپنے ساتھ لے کر قادیان واپس آگئے اور مہمان خانہ میں پہنچ کر ان کا سامان اتارنے کے لئے آپ نے اپنا ہاتھ یکہ کی طرف بڑھایا مگر خدام نے آگے بڑھ کر سامان اتار لیا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ان کے پاس بیٹھ کر محبت اور دلداری کی گفتگو فرماتے رہے اور کھانا وغیرہ کے متعلق بھی پوچھا کہ آپ کیا کھانا پسند کرتے ہیں اور کسی خاص کھانا کھانے کی عادت تو نہیں؟ اور جب تک کھانا نہ کھایا گیا حضور ان کے پاس بیٹھے ہوئے بڑی شفقت کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔

دوسرے دن جب یہ مہمان واپس روانہ ہونے لگے تو حضرت صاحب نے دودھ کے دو گلاس منگوا کر ان کے سامنے بڑی محبت سے پیش کئے اور پھر دو اڑھائی میل پیدل چل کر بٹالہ کے رستے والی نہر تک چھوڑنے کے لئے ان کے ساتھ گئے اور اپنے سامنے یکہ پر سوار کرا کے واپس تشریف لائے۔

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 112-113)

✿......حضرت ڈاکٹر محمد مفتی صادق صاحبؓ روایت فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعودؑ اپنے دوستوں کی بہت خدمت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں حضور کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ میں نے مسجد مبارک میں حضورؑ سے ملاقات کی۔ باتیں کرتے رہے۔ فرمانے لگے مفتی صاحب آپ کو بھوک لگی ہوگی میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ میں نے سمجھا اندر سے کسی خادمہ کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ حضورؑ ایک کھڑکی میں سے تشریف لایا کرتے تھے جو کہ مسجد کی طرف کھلتی تھی۔ چند منٹ کے بعد وہ کھڑکی کھلی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور خود مجمع اٹھائے ہوئے جس میں سالن اور روٹی رکھی ہوئی تھی آئے، بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ تو اس پر حضور نے فرمایا مفتی صاحب آپ روتے کیوں ہیں۔ ہم تو اپنے دوستوں کی اس لئے خدمت کرتے ہیں تا کہ وہ بھی اپنے دوستوں کی خدمت کریں اور ہم تو لوگوں کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ آپ اس قدر پریشان کیوں ہوتے ہیں۔ میں نے کہا دیکھو یہ خدا کا پاک مسیحؑ میرے جیسے نابکار کی خدمت کرتا ہے۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ اصل میں انبیاء دنیا کی خدمت کے لئے آتے ہیں۔ وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں تا کہ لوگ ان کے اسوہ سے سبق حاصل کریں۔

(اخبار الحکم 21،14 نومبر 1936ء، صفحہ 3)

مہمان نوازی کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت

✿......ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مہمان نوازی کے خلق کے بارے میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”مہمان نوازی انبیاء کے خُلق میں سے ایک اعلیٰ خُلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں اس کو یوں بیان فرمایا ہے کہ جب آپ کے پاس معزز مہمان آئے تو سب سے پہلا کام جو آپؑ نے کیا وہ یہ تھا کہ فَرَاغَ اِلٰٓی اَھْلِہٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ (الذاریات:27) یعنی وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔ تو آپ نے مہمانوں سے یہ نہیں پوچھا کہ دُور سے آئے ہو یا نزدیک سے آئے ہو، یا بھوک لگی ہے یا نہیں لگی، کھانا کھاؤ گے یا نہیں کھاؤ گے، بلکہ فوری طور پر گھر کے اندر گئے اور کھانا تیار کروا کر لے آئے۔

تو یہ خُلق ہے جو اللہ والوں کا مہمانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا جامع اور افضل الرسل فرمایا ہے ان میں تو یہ خُلق ایسا قائم تھا جس کی مثال نہیں۔...... مختلف قسم کی نیکیوں میں سے ایک نیکی مہمان نوازی بھی ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا باعث بنتی ہے“۔

(خطبات مسرور جلد3 خطبہ جمعہ 22/ جولائی 2005ء)

ان تمام ارشادات و واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں مہمان نوازی کے خلق کی کتنی زیادہ اہمیت ہے۔ آج ہمیں اس خلق کو اپنانے اور اس کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسا ہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

✿✿✿✿✿✿✿✿

بقیہ: حاصل مطالعہ
از صفحہ نمبر 16

دینے کا حق علمائے اُمت کو دیتے ہیں تو علمائے اُمّت کی رائے تو آپ کے متعلق یہ ہے۔ باقی رہا ہمارا معاملہ تو ہمارے نزدیک یہ حق صرف خدا اور اس کے رسول کا ہے۔ اس لئے اپنے مسلمان ہونے کا ہمیں کامل یقین ہے۔ اس دن سے انہوں نے کافر کہنا ترک کر دیا ہے۔

اب حضرت شکیبؔ کی ایک نظم کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

لوح آفاق پہ وہ نقش بنایا جائے
حشر تک جو نہ زمانہ سے مٹایا جائے
جس میں ہر ظالم و جابر کا سفینہ ڈوبے
چشمِ پُر آب سے وہ سیل بہایا جائے
سرد آہیں بھی ساعت پہ گراں جب ٹھہریں
کیسے پھر ظلم کا احساس دلایا جائے
کوئی سوتا ہو تو پھر اس کو جگائیں بھی شکیب
جاگنے والوں کو کس طرح جگایا جائے

(الفضل 30 اکتوبر 1989ء، صفحہ 4)

✿✿✿✿✿✿✿✿

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

کہاں ممکن ترے فضلوں کا اِرقام

(جلسہ سالانہ UK 2008ء میں شامل ہونے والے
مختلف ممالک کے وفود کے دلچسپ اور ایمان افروز تأثرات

(تیسری اور آخری قسط)

وفد چین (China)

امسال چین سے تین افراد پر مشتمل ایک وفد جماعت کی دعوت پر جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں شامل ہوا۔ وفد کے ممبران میں پروفیسر یحییٰ صنوبر لن سونگ، ان کی اہلیہ اور ایک چینی نو احمدی لڑکی ہاجرہ صاحبہ شامل تھیں۔

✿......پروفیسر صاحب چین کے اسلامی حلقوں میں کافی مشہور ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم کا چینی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور بعض کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ ان کی ایک کتاب ''بیسویں صدی میں چینی تراجم قرآن'' ہے جس میں انہوں نے جماعت کے ترجمہ قرآن کا بہت اچھے انداز میں ذکر کیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے یہاں آنے سے پہلے بھی جماعت کے متعلق کافی کچھ سن رکھا تھا جس میں سے زیادہ تر جماعت کا منفی تعارف تھا۔ ان کی اہلیہ کو جماعت کے متعلق زیادہ علم نہ تھا۔ وفد میں شامل نو احمدی لڑکی گو احمدی ہے لیکن اسے اسلام اور احمدیت کے عقائد سے متعلق زیادہ واقفیت نہ تھی۔

وفد کے تینوں ارکان پہلی دفعہ جماعت کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس لحاظ سے وفد نے جماعت کی تنظیم اور جماعت کے ماحول کو پہلی بار اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

لندن اور اسلام آباد میں قیام کے دوران جہاں انکے شکوک وشبہات دور ہوئے وہاں جلسہ سالانہ نے خوب انکی آنکھیں کھولیں۔ آنے سے قبل ان کا خیال تھا کہ شائد چند سو لوگوں کا یہ جلسہ ہوگا لیکن یہاں ہزاروں کی تعداد دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ یہ بات بھی ان کے لئے حیران کن تھی کہ مختلف جگہوں سے دور دراز کے سفر کر کے اپنے خرچ پر لوگ جلسہ میں شامل ہوئے اور ہر سال شامل ہوتے ہیں۔ جب انہیں یہ بتایا گیا کہ یہ لوگ نہ صرف اپنے خرچ پر جلسہ میں شامل ہوتے ہیں بلکہ رضا کارانہ طور پر ڈیوٹیاں بھی دیتے ہیں تو یہ بھی ایک حیرت والی بات تھی۔ پھر اس بات سے بھی متاثر ہوئے کہ اتنے بڑے مجمع میں مخلوط مجالس نہیں بلکہ عورتوں مردوں کا الگ الگ انتظام ہے۔ جلسہ کے تمام انتظامات سے بے حد متاثر ہوئے کہ اتنے بڑے مجمع کی رہائش، کھانا پینا وغیرہ سب بڑے منظم انداز میں ہو رہے ہیں۔ جس چیز کی ضرورت ہو وہ میسر ہے اور کسی چیز کی کمی نہیں۔

وفد کے ارکان نے جماعت کے افراد کے جذبہ قربانی کو بہت سراہا مثلاً انہوں نے دیکھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ وہ لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ پانی پئیں گے۔ اگر کوئی لے لے تو ٹھیک ہے اگر نہ لے تب بھی پریشان نہیں ہوتے۔

ایسے ہی بعض بچوں کو جلسہ کے دوران افریقن خواتین نے کچھ مالٹے دیئے کہ لوگوں میں بانٹ دیں۔ انہوں نے بانٹ دیئے۔ پھر ایک خاتون نے انہیں کیلے دیئے کہ یہ بھی بانٹ دیں۔ انہوں نے مختلف لوگوں سے پوچھا کسی نے نہ لئے۔ جو بچ گئے انہوں نے واپس لا کر دے دیئے اور کسی قسم کی اکتاہٹ یا تھکاوٹ کا اظہار نہیں کیا۔ چینی مہمان پوچھتے کہ یہ بچے ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کوئی لالچ اور طمع نہیں۔ محض للہ بے لوث محبت اور شوق سے مختلف ڈیوٹیاں دی جا رہی ہیں۔

ہمارے بچوں کو دیکھ کر بڑے متاثر ہوئے کہ یہ دین کی باتیں سمجھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اپنے ماں باپ کی بات مانتے ہیں اور وہ جو کہیں اُس کے مطابق کرتے ہیں۔ اسی طرح مہمان نوازی کرتے ہیں اور رضا کارانہ ڈیوٹیاں بھی دیتے ہیں۔ کہنے لگے واپس جا کر ہم بھی اپنے بچوں کی اسی رنگ میں تربیت کریں گے اور نمازیں پڑھنے اور دین سمجھنے کی طرف توجہ دلائیں گے۔

جلسہ کا ماحول اس لحاظ سے بھی انہیں بہت اچھا لگا کہ بہت ڈسپلن ہے۔ کہنے لگے کہ اتنا بڑا مجمع ہے مگر کوئی بدنظمی نہیں۔ سب لوگ خلیفۂ وقت سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ ان کی باتیں بہت غور سے سنتے ہیں۔ ان کی اطاعت کرتے ہیں ان کے اشاروں کو سمجھتے ہیں۔

پروفیسر صاحب نے جلسہ کے مختلف اجلاسات کی تلاوت کو بہت پسند کیا خاص طور پر حضور کی تلاوت کا انداز انہیں بہت پسند تھا۔ اس بات کا انہوں نے کئی بار اظہار کیا اور اس انداز سے پڑھنے کی کوشش بھی کی۔ پھر اس بات سے بھی متاثر ہوئے کہ ہر دفعہ حضور اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان کی گواہی (یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ......) سے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہیں۔ ایک دفعہ کہنے لگے کہ مَیں نے یہ دیکھا ہے کہ احمدی لوگ تین باتوں پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی تعلیمات پر ایمان اور یہی بنیاد ہے۔

جلسہ میں لوگوں کے ایک دوسرے سے محبت و پیار اور گرمجوشی سے ملنے کے انداز سے بھی بڑے متاثر ہوئے۔ کہنے لگے کہ عجیب ماحول ہے سب ایک دوسرے سے عزت سے پیش آتے ہیں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں۔ انہیں بتایا کہ اس موقع پر پولیس بھی موجود ہوتی ہے لیکن انکی کوئی خاص ضرورت ہی نہیں پڑتی تو مسز یحییٰ کہنے لگیں کہ ہمارے ہاں تو تھوڑے سے لوگ اکٹھے ہوں تو انہیں سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے اور پولیس کو بہت چوکنا رہنا پڑتا ہے۔

چین سے آنے والے اس وفد نے دو مرتبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ چینی مہمان حضور انور سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ ملاقات کے دوران پروفیسر صاحب نے جلسہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور کہا کہ اس دفعہ 85 ملکوں کے چالیس ہزار لوگ شامل ہوئے ہیں اس سے جماعت کی ترقی کا پتہ چلتا ہے اور مجھے امید ہے کہ آئندہ حضور کی قیادت میں مخالفت کے باوجود جماعت ترقی کرے گی۔ ملاقات کے دوران حضور انور کے استفسار پر کہ کس چیز نے آپ کو زیادہ متاثر کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ احمدیوں کی امام مہدی اور خلیفہ سے محبت اور عشق۔

انہوں نے حضور کے ساتھ تصویریں بھی بنوائیں۔ حضور انور نے انہیں ہدایت کی کہ آپ نے جو کچھ دیکھا ہے اس کا کسی بھی ادیبانہ طریق سے اظہار کر دیں۔

ایم ٹی اے پر حضور انور کی بچوں کے ساتھ کلاسز دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ کہنے لگے کہ کس قدر بے تکلف انداز میں بچوں کی تربیت ہو رہی ہے۔ Relax سا ماحول ہے اور حضور ہنستے مسکراتے بچوں کی تربیت کر رہے ہیں۔

پروفیسر صاحب واپس جاتے وقت جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی کی مکمل ریکارڈنگ بھی ساتھ لے کر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر چہ میں زبان تو نہیں سمجھتا لیکن مَیں اس ماحول کو سمجھتا ہوں اس لئے جا کر اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ مَیں واپس جا کر ایک Third Person کی حیثیت سے اپنے تاثرات لکھوں گا اور لوگوں میں شائع کروں گا۔

✿......محترم پروفیسر Song Yahya Ling صاحب نے جلسہ کے موقع پر خطاب میں اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:۔

''مہمانان کرام اور پیارے دوستو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

سب سے پہلے میں امام جماعت احمدیہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اس دینی اجتماع میں شمولیت کا موقع فراہم کیا۔ اسی طرح مَیں اپنے دیرینہ دوست اور مترجم قرآن مکرم محمد عثمان چو صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے جلسہ کی دعوت دی۔ مَیں چاہتا ہوں کہ چین اور دیگر ممالک میں اسلام کی موجودہ حالت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

چین میں اسلام اپنے ابتدائی دور میں ہی پہنچ گیا تھا۔ یہ زمانہ تھانگ بادشاہوں کا تھا جن کا دور چین کی تاریخ کا سنہری دور سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسلام سارے چین میں پھیل گیا۔

دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح چین میں بھی بہت سے فرقے ہیں۔ دراصل قرآن کریم کی مختلف تفاسیر اور دیگر وجوہات کی بنا پر اسلام میں آہستہ آہستہ فرقہ بندی شروع ہوگئی تھی۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے اسلام میں دو بڑے فرقے شیعہ اور سُنی ہیں اور پھر ان میں آگے چھوٹے چھوٹے فرقے موجود ہیں۔ چین کے مسلمان عموماً فقہ حنفی کے پیروکار ہیں۔ میرا عقیدہ ہے کہ ایک مسلمان عالم کو ان فرقوں کے بارہ میں بالکل غیر جانبدار اور تعصب سے پاک ہونا چاہئے۔ اسے چاہئے کہ عقل و حکمت، خلوص اور غیر جانبداری سے ان فرقوں کے باہمی اختلافات کی تحقیق کرے۔

آج کل اسلامی دنیا میں نہ ختم ہونے والے جھگڑے اور لڑائیاں جاری ہیں اس سے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کا فائدہ نہیں ہو رہا بلکہ الٹا نقصان ہو رہا ہے اور دشمن اس صورتحال سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ چین کی حالت بھی دوسروں سے مختلف نہیں۔ چین میں بھی مسلمان مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے اپنی اپنی الگ مساجد بنائی ہوئی ہیں وہ ایک دوسرے کی مساجد میں داخل نہیں ہوتے نہ دوسرے فرقوں کی مذہبی سرگرمیوں میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن اب یہ صورتحال تبدیل ہو رہی ہے اور بعض مسلمان کھلے دل سے مسلمانوں میں اتحاد کی کوشش کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا کی روشنی میں کوشاں ہیں کہ مختلف فرقوں کے لوگ آپس میں اچھے تعلقات بنائیں اور باہمی عزت کا ماحول پیدا کریں۔

جہاں تک میں سمجھا ہوں احمدیہ فرقہ دوسروں سے بالکل ممتاز ہے۔ میں نے سُنا ہے کہ مختلف ممالک کے بااثر مسلمان علماء نے احمدی فرقہ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس پر پابندی عائد کی جائے یہاں تک کہ وہ کھلم کھلا احمدیوں کے غیر مسلم ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریق بالکل غلط ہے۔ یہ یقیناً انتہا پسندی ہے کہ کسی کے متعلق یہ فیصلہ کیا جائے کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں اور پھر اس پر پابندی لگادی جائے۔

میری رائے میں ایک مسلمان کیلئے پانچ ارکان اسلام اور چھ ارکان ایمان ضروری ہیں اور انکی روشنی میں جب ہم احمدیت کی تعلیم اور انکی روحانی حالت کا مشاہدہ کرتے ہیں تو یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ احمدی حقیقی مسلمان ہیں۔

ارکان ایمان میں تین بنیادی چیزیں ہیں۔

1۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر یمان اور توحید پر مضبوطی سے قائم ہوجانا۔

2۔ یہ ایمان رکھنا کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

3۔ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام اور دینی ودنیوی امور میں راہنما ہے۔

ان تین چیزوں کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا، رسول اور قرآن پر ایمان۔ کوئی شخص یا جماعت اگر اس معیار پر پورا اترتی ہے تو وہ مسلمان ہے۔ احمدی علماء اور ان کے پیروکار روحانی طور پر ان تین چیزوں پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اور جہاں تک اعمال کا تعلق ہے ہم دیکھتے ہیں کہ احمدی دوسرے مسلمانوں کی طرح ہی نماز پڑھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، روزے رکھتے ہیں اور حج کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ پھر کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں ایمان کا معاملہ دل سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ ایمان کی بنیاد تو انسان کی روح کی گہرائی میں ہوتی ہے ظاہر پر اس کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ کوئی شخص یا فرقہ مسلمان ہے یا نہیں اس کا ایمان مضبوط ہے یا نہیں تو یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور قبول کرتا ہے دوسرے لوگ تو محض شک کرتے اور اندازے لگاتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں اس بات کی ضرورت ہے کہ انفرادی، سیاسی اور قومی اختلافات کو باہمی گفت وشنید سے پرامن اور جمہوری طریق سے مسائل کا حل نکالا

جائے۔اس وقت بہت سی قومیں جو پہلے آپس میں شدید اختلاف رکھتی تھیں گفت وشنید کے ذریعہ اپنے اختلافات مٹا رہی ہیں۔ ہم مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ یہی طریق اختیار کریں اور ایک دوسرے پر پابندیاں لگانے کے رویہ کو خیر باد کہیں۔

ان ممالک میں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں مسلمان حکومتیں دوسرے لوگوں کے حقوق کا خیال رکھتی ہیں خواہ وہ عیسائی ہوں، بُدھ ہوں یا کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔

ہمیں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بھی اس رویہ کو اپنانے کی ضرورت ہے۔اور اس بات سے باز رہنے کی ضرورت ہے کہ دوسروں پر پابندی لگائیں ۔یہ مذکورہ طریق قرآن وحدیث کے عین مطابق ہوگا اور آپس میں وحدت پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

جب ہم دوسرے مذاہب سے یہ سلوک کرتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ جب اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا معاملہ سامنے آتا ہے تو ہم ان پر پابندیاں لگاتے ہیں اور ان کو کاٹ کر پھینکنا چاہتے ہیں۔ یہ عمل تو پھر ویسا ہی ہوگا جس کے متعلق چین کے مشہور مفکر MENCIUS نے کہا ''اود بلاؤ مچھلیوں کو ڈرا کر گہرے پانی میں دھکیل دیتا ہے اور عقاب پرندوں کو ڈرا کر جنگل میں''۔

یعنی اگر ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو ڈرائیں گے تو اس سے نہ صرف یہ کہ ہمیں فائدہ نہیں ہوگا بلکہ اُلٹا نقصان ہوگا اور ہم ان کو متنفر کرنے والے بن جائیں گے۔ جزاکم اللہ۔

وفد انڈونیشیا(Indonesia)

انڈونیشیا سے امسال اللہ کے فضل وکرم سے اسّی (80) سے زائد افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں شامل ہوا۔اس وفد میں مرد حضرات بھی تھے۔خواتین بھی تھیں۔ بچے بھی تھے اور بوڑھے بھی تھے اور بعض غیر از جماعت احباب تھے۔ یہ سبھی لوگ عشق ومحبت اور فدائیت کے جذبہ سے سرشار تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس وفد نے اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ان لوگوں کا حال دریافت فرمایا۔ ہر ایک اپنے آقا کو دیکھ کر خوشی ومسرت سے معمور تھا۔مختلف فیملیز اپنا تعارف کرواتیں اور دعا کے لئے عرض کرتیں۔خواتین ، بچیاں، بڑے چھوٹے سبھی اپنے ہاتھوں میں کیمرے لئے ہوئے مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور بڑی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے۔تمام فیملیز نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

جب حضور انور نے ازراہِ شفقت خواتین کو ان کے ان کے بچوں کے لئے بھی قلم عطا فرمائے جو انڈونیشیا میں تھے تو ایک عجیب سماں پیدا ہوگیا۔خواتین کا ہجوم حضور انور کے چاروں طرف اکٹھا ہوگیا۔ ہر کوئی اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس انتہائی بابرکت تحفہ کو حاصل کرنے کے لئے تڑپ رہا تھا اور حضور انور کے دست مبارک سے مٹھّیاں بھر بھر کر قلم لیتے ہوئے خوشی سے ان کی چیخیں نکل رہی تھیں۔بعض حسین مناظر ایسے ہوتے ہیں جن کو الفاظ میں سمویا نہیں جاسکتا۔ یہاں بھی ایسے ہی دل موہ لینے والے مناظر تھے۔

وفد کے ممبران میں سے مکرم حمزہ صاحب، مکرمہ فرحت صالح صاحبہ، ڈاکٹر عبد الہادی مارتا کسوما، مکرمہ نور بیتی اور مکرمہ مسز رحمت صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے کمال شفقت سے ہماری فیملی کو شرف ملاقات بخشا اس حالت میں کہ ہم غمزدہ تھے۔ہم سب انتہائی خوش ہیں اور ملاقات سے اب تک ہمارے دل مسرت سے لبریز ہیں۔ہم حضور کی توجہ اور محبت بھری نظروں کو اب بھی محسوس کر سکتے ہیں اور آپ کی محبت سے ہماری دلی کیفیت ناقابل بیان ہے۔ہمیں بھرپور یقین ہے کہ انڈونیشین جماعت کا حضور انور کے نزدیک ایک خاص مقام ہے جسے آپ کی محبت بھری نظروں اور اطمینان والی کھلی مسکراہٹ سے محسوس کیا جاسکتا تھا۔حضور سے ملاقات نے ہماری ایمانی پیاس کو سیراب کردیا۔الحمدللہ علی ذالک۔

❁ ...... وفد کے ممبران نے جلسہ کے دوسرے روز دیگر مہمانوں کے ساتھ تقریب عشائیہ میں بھی شرکت کی جس کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ رات کا کھانا وی آئی پی مارکی میں ایک بونس سے کم نہ تھا۔ہم نے یہ سوچا بھی نہ تھا کہ ہمیں یہ عزت نصیب ہوگی کہ ہم حضور انور اور آپ کے اہل خانہ کے ہمراہ کھانا کھائیں گے۔ یہ بہت حسین تجربہ اور دل میں گھر کر جانے والا واقعہ تھا۔الحمدللہ۔

انڈونیشیا سے آنے والے بعض مہمانوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛

❁ ...... یہ الٰہی جماعت ہے۔یہی فقرہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ ہزارہا لوگوں کی ایک ہاتھ پر اطاعت دیکھ کر اور دل کی ایمانی کیفیت کے اظہار کے لئے صرف اللہ اکبر ہی کہا جاسکتا ہے۔اللہ ایک عظیم نظام خلافت قائم کرچکا ہے۔ہم دل کی گہرائیوں سے شکر ادا کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت سمجھتے ہیں کہ ہم جماعت احمدیہ عالمگیر کے وسیع خاندان کے ادنیٰ رکن ہیں۔

امت مسلمہ کے لئے حضور کی دعوت عام ہے کہ اس خدائی نظام میں شامل ہوں یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ صرف ایک ہی خلافت اور خلیفہ ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کے نظام عظیم الشان نظامِ خلافت کے سامنے انڈونیشین جماعت کی اپنے ملک میں مخالفت انتہائی حقیر چیز نظر آتی ہے اور ہم شرمندگی محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے ابھی تک اس جماعت کے لئے کچھ نہیں کیا۔

ہم بڑے کرب سے انٹرنیشنل بیعت اور پھر اس کے بعد سجدے کے وقت روئے۔ انفرادی طور پر ہمیں ایک نیا یقین اور ایمان کی ترقی ملی ہے۔ہمیں اپنے احمدی ہونے پر بھی فخر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو ہونے پر بھی ناز ہے۔خدا کرے کہ یہ سب ہمیں جماعت احمدیہ کی خدمت بجا لانے میں بڑھائے۔ آمین۔ہم نے یہ نظارہ کیا کہ وہ خاندان جو گاڑیوں پر آئے انتہائی انکسار سے اپنے خیمہ جات خود کھڑے کررہے تھے۔ہمیں ایک عالمگیر خوبصورت فیملی کا احساس ہوا۔

❁ ...... ایک غیر از جماعت ایم قاسم مظہر صاحب نے کہا کہ ذرا نظروں میں وہ نظارے پھر لاؤ۔ کم ازکم 40 ہزار احمدی کم وبیش 36 ممالک سے لندن میں جمع ہو رہے تھے۔وہ اپنے سالانہ جلسے میں شمولیت کی غرض سے آرہے تھے جو کہ Oakland farm کی سرزمین پر ہونے جارہا تھا۔80/ ایکڑ وسیع یہ قطعہ اراضی جماعت احمدیہ کی اپنی ملکیت ہے۔اس وسیع میدان میں خیمے نصب کئے جارہے تھے۔ایک انتہائی قوی ہیکل خیمہ ہے جو کہ مردوں کے لئے کھڑا کیا جارہا ہے اور اسی وسعت کا ایک دوسرا ٹینٹ خواتین کے لئے علیحدہ تیار کیا جارہا ہے جو کہ سب تین روزہ جلسے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ یہ جلسہ 25/ تا 27/ جولائی 2008ء کو منعقد ہوا۔

ایک وسیع وعریض مارکی صبح شام کھانے کے لئے مخصوص ہے۔علاوہ ازیں اور بہت سے چھوٹے چھوٹے خیمہ جات دوسری ضروریات کے لئے بنائے گئے ہیں مثلاً بک سٹال، نمائش اور کھانا کھانے کے لئے مارکی ہے۔ یہ خیمے صاف ستھرے اور بڑی اعلیٰ ترتیب سے لگائے گئے ہیں۔ان سب خیموں کے درمیان اس قدر کشادہ رستے بنائے گئے ہیں کہ اگر گاڑی پر ان کا چکر لگانا ہو تو آسانی سے لگ جائے۔ پارکنگ لاٹ میں بھی سینکڑوں گاڑیاں بآسانی پارک ہوسکتی ہیں ۔اس کے داخلی دروازوں کے قریب سبزہ زار بھی بنائے گئے ہیں۔ یہ خیمے دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک چھوٹا سا خیموں کا شہر ایک ایسے علاقہ میں جس کی آب وہوا صاف اور صحت مند ہو آباد کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ جناب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا ایک اپنا خاص پروگرام ہے۔ان کی آمد کے ساتھ دائیں بائیں خدام احمدیہ ان کو گھیرے ہوئے سٹیج کی طرف گامزن ہیں۔ جماعت کے ہجوم ہمیشہ خلیفہ وقت کو انتہائی تپاک اور عزت سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ان کی یہ گرم جوشی ایک عجیب کیفیت پیدا کرتی ہے۔سب لوگ جلسہ کمیٹی یا خلیفہ کی ہدایت پر سختی سے عمل درآمد کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں ۔میں بیٹھا اس امر پر حیران ہوں کہ اتنے بڑے ہجوم میں اس قدر اطاعت امام کیسے ممکن ہے؟

خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد کیا اور نماز جمعہ اور دوسری نمازوں جو کہ جمع کی گئیں کی امامت کروائی۔

سب رہائشی خیمے نماز باجماعت کے لئے لوگوں سے بھر گئے۔ باہر بھی نہ صرف گھاس پر بلکہ پارک شدہ گاڑیوں کے درمیان جگہ پر بھی لوگ نماز باجماعت پڑھتے دیکھے گئے۔خیموں میں سب لوگ نماز باجماعت جو کہ خلیفہ کے پیچھے تھی پڑھ رہے تھے۔جب کہ کچھ وضو کے لئے جلدی جلدی جارہے تھے۔ کچھ نے تیمّم پر ہی کفایت کی کیوں کہ وضو کی باری میں دیر لگنے کا خدشہ بھی تھا۔

مجھے بھی اس بات کا خطرہ تھا کہ خلیفہ وقت کے پیچھے باجماعت نماز پڑھنے کا یہ انمول موقعہ یونہی نہ گزر جائے لہٰذا میں نے گاڑیوں کے درمیان گھاس پر دوسرے خدام کے ساتھ نیت باندھی اور قبلہ رخ قیام کیا۔قریب ہی ایک والد اپنے چھوٹے بیٹے کو نماز پڑھنے کے لئے کہہ رہا تھا کہ اس گاڑی کے قریب کھڑے ہوجانا چاہئے۔تمام احمدی کالے، گورے، زرد وسرخ لمبے لمبے رکوع وسجود میں اپنے مولا واحد کے سامنے ایک ساتھ حاضر تھے۔کیا ایسے لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالا جانا چاہئے اور ان کے آبائی گھروں میں رہنے پر مشکلات کھڑی کی جانی چاہئیں۔

وفد نیوزی لینڈ(Newziland)

دنیا کے کنارے پر آباد ملک نیوزی لینڈ سے بھی ایک وفد جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں شامل ہوا۔ وفد کے نگران ڈاکٹر محمد سہراب صاحب صدر جماعت نیوزی لینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور جلسہ سالانہ کے بارہ میں تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ تاریخی جلسہ Attend کرنے کی توفیق دی ہے۔یہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ تھا اور ہم اس کا حصہ بن کر فخر محسوس کرتے ہیں۔جلسہ کے دوران احمدیوں میں جو طاقت، گرم جوشی اور بھائی چارہ کی فضا تھی اس کا بیان ناممکن ہے کیونکہ یہ منفرد تھی۔

یہ خلافت سے محبت تھی جو ہمیں دنیا کے دور ترین کنارے سے اس بابرکت جلسہ میں لے گئی۔اس جلسہ میں حضور انور کے پُرحکمت خطابات اور حضور کے پیچھے نمازوں کی ادائیگی نے ہمیں دوبارہ چاق وچوبند کردیا ہے اور ہمیں روحانی طاقت حاصل ہوئی ہے جس کی قدر وقیمت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا اور یہ نایاب ہے۔

دو اہم مواقع عالمی بیعت اور ہماری حضور انور سے ملاقات تھے۔ ہمارے لئے خاص فخر کی بات حضور انور سے انفرادی ملاقات اور حضور انور کے دستِ مبارک کو بوسہ دینا ہے۔اپنے لبوں اور اپنی دونوں آنکھوں کے ساتھ حضور انور کے ہاتھوں کو چھُونا اور ہاتھ ملانا۔ ہمارے لئے یہ لمحہ ایک خزانہ ہے پورے سال کے لئے ، ہمیشہ کے لئے ۔جب مَیں اپنے پیارے امام سے ملتا ہوں اگرچہ یہ ملاقات چند منٹوں کے لئے ہوتی ہے۔ حضور انور کے چہرے پر نظر ڈالنا اور حضور کی طرف سے ہدایات کا انتظار یہ لمحہ ہمیں بہت ہی پیارا ہے۔ان احسانات کا بیان کرنا ناممکن ہے۔

انٹرنیشنل بیعت بھی ایک ایسا موقع ہوتا ہے جس کے ہم منتظر رہتے ہیں ۔یہ یقیناً روحانی صفائی کے لئے ایک ورزش کے طور پر ہے اور جذبات کے اظہار کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔ہم سجدہ شکر میں بڑی آزادی سے اپنے آنسو بہا سکتے ہیں اور اپنے پیدا کرنے والے خدا سے دل کی گہرائیوں سے معافی مانگ سکتے ہیں۔

ملک پاپوا نیوگنی

(Papua Newguinne)

ملک پاپوا نیوگنی سے وہاں کے صدر جماعت Muhammad Rabi Pueme صاحب پہلی بار جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں شامل ہوئے۔یہ اس ملک کے پہلے مقامی احمدی شخص تھے ۔موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا۔

❁ ...... ہیتھرو ایئر پورٹ پر دو خدام نے میرا گرمجوشی سے استقبال کیا اور ایک VAN کے ذریعہ لندن مسجد لے گئے جہاں سے مجھے حدیقۃ المہدی لے جایا گیا۔میرے لئے جلسہ گاہ کا نظارہ بڑا زبردست تھا۔ ہزاروں لوگ، مارکیز اور گاڑیاں دیکھ کر حیران تھا اور یقین نہیں آرہا تھا اور میں سمجھ رہا تھا کہ ایک خواب دیکھ رہا ہوں۔

مَیں نے اپنے آپ کو کہا کہ یہ حقیقت ہے اور مَیں چند منٹوں تک ان کے ساتھ ہوں گا اور حضور انور کے ساتھ ہوں گا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

ایک عیسائی ملک سے آکر اتنے بڑے مجمع کو دیکھنا

جوکہ احمدی تھے میرے لئے Life Time تجربہ تھا۔ میں جلسہ کی کیفیات کے بیان کے لئے الفاظ نہیں پاتا تاہم میں مختصراً اپنے تجربات بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے احمدیوں سے ملاقات ان کے ساتھ مل کر نمازوں کی ادائیگی خاص طور پر جب حضور انور نماز کی امامت کر رہے ہوں یہ میرے لئے بہت زیادہ اہم تھا۔ میں اپنی خوش قسمتی پر کئی دفعہ رو پڑا کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ ایسے روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق پا رہا ہوں۔ رہائش، کھانا، سیکیورٹی اور باتھ روم وغیرہ کے سارے انتظامات بڑے اچھے طریقے سے آرگنائز کئے گئے تھے۔ جلسہ کا موسم بھی بڑا خوشگوار تھا۔ جلسہ کے تمام آرگنائزرز اس طرح اپنے کاموں میں مصروف تھے کہ میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

میری حضرت امیر المومنین سے دو دفعہ ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ حدیقۃ المہدی میں اور دوسری دفعہ لندن مسجد میں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گرمجوشی سے مجھ سے ملے۔ اور مَیں نے جماعت احمدیہ پاپوانیوگنی کی ترقی کے بارہ میں بعض امور پر گفتگو کی۔ جس میں مسجد کی تعمیر، مشن ہاؤس MTA وغیرہ زیر بحث آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کے بارہ میں مثبت اظہار فرمایا۔

یہ میری خوش قسمتی ہے کہ حضور انور نے مجھے تحفہ بھی عطا کیا اور حضور انور کے ساتھ میری تصویر بھی ہوئی۔ پھر حضور انور نے انتظامیہ کو ارشاد فرمایا کہ مجھے افریقن ڈنر میں شامل کیا جائے اور سکاٹ لینڈ کی سیر کے گروپ میں شامل فرمایا۔ میں حضور انور سے ملاقات کی بڑی حسین یادیں لئے ہوئے واپس لوٹا یہ لمحات میرے لئے بڑے بابرکت لمحات تھے۔

❁❁❁❁❁❁❁

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9/جون 2009ء بروز منگل قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب مرحوم)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ 5/ جون 2009ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند، دعاگو اور تہجد گزار نیک خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت واخلاص اور وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ نہایت خوش مزاج اور نرمی سے گفتگو کرنے والی بااخلاق اور ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آتی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ نے چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب انچارج ٹرکش ڈیسک اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی پھوپھی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ استانی بلقیس جہاں صاحبہ (زوجہ مکرم نواب شجاعت حسین شاہ صاحب)

مرحومہ 18/جون 2008ء کو 96 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت قریشی محمد عثمان صاحبؓ کی بیٹی اور پیدائشی احمدی تھیں۔ قادیان میں 1930ء سے 1945ء تک حضرت اماں جی، بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ساتھ رہی ہیں۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند اور دعاگو خاتون تھیں۔ مالی تحریکات اور چندہ جات میں شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(2) مکرم رانا محمد دین صاحب (گرم حمام والے۔ آف ربوہ)

مکرم رانا محمد دین صاحب 17 مارچ 2009ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ربوہ کے اولین باسیوں میں سے تھے۔ آپ کو خلفائے احمدیت کے بال کاٹنے کا شرف بھی حاصل تھا۔ جب تک ربوہ میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا کئی سال کھانا پکانے کی خدمات بجالاتے رہے۔ آپ نمازوں کے پابند اور چندہ جات میں باقاعدہ تھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

(3) مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب (آف نیروبی۔ کینیا)

مرحوم 5/جون 2009ء کو طویل علالت کے بعد 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ولایت شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ UK میں قیام کے دوران قریباً 9 سال جلنگھم کینٹ کے صدر رہے۔ بعدازاں کینیا چلے گئے اور وہاں بھی مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپ کو کینیا میں دو مساجد تعمیر کروانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ مرحوم مکرم رفیع احمد شاہ صاحب (کارکن شعبہ ضیافت یوکے) کے والد اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر جماعت یوکے) کے چچا تھے۔

(4) مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب (آف شیزان فیکٹری لاہور)

مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب 30 دسمبر 2008ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نہایت نیک، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی خدمات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جماعتی پروگراموں اور جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ اور اپنے خرچ پر گاڑیوں کا انتظام کیا کرتے تھے۔ مرحوم نہایت ہنس مکھ اور ہر کسی کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نہایت محبت وعقیدت کا تعلق رکھتے تھے اور مرکز اور عہدیداران سے بھی محبت سے پیش آتے تھے۔

(5) مکرمہ برکت بی بی صاحبہ (زوجہ مکرم سلطان احمد صاحب آف جڑانوالا)

مرحومہ 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند اور جماعتی جلسوں میں شامل ہونے والی دیندار اور مخلص خاتون تھیں۔ بیماری کے باوجود آخری دنوں تک مسجد میں جمعہ ادا کرتی رہیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

(6) مکرم مبارک احمد شاد صاحب (آف کراچی)

مرحوم 13 مارچ 2008ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو پشاور اور کراچی میں مختلف جماعتی خدمات کا موقعہ ملا۔ تقسیم ہند کے وقت قادیان سے احمدیوں کے انخلاء کے وقت بھی خدمت کی توفیق پائی۔ خلفاء کے ساتھ محبت وعقیدت کا خاص تعلق تھا۔ آپ 313 صحابہ میں شامل حضرت حافظ نبی بخش صاحب کے نواسے اور محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے خالہ زاد بھائی تھے۔ مرحوم نے جوانی میں ہی نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔

(7) مکرم میاں مبارک علی صاحب (آف لاہور)

مرحوم 9/ مارچ 2009ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جماعت میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ پیرانہ سالی کے باوجود دو سال تک بلاناغہ بیساکھیوں کے سہارے خدمت کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ سلسلہ سے والہانہ محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم نہایت شریف النفس، منکسر المزاج، کم گو اور غرباء کی مدد کرنے والے تھے۔

(8) مکرمہ فاخرہ نصرت صاحبہ (اہلیہ مکرم شہزاد احمد صاحب آف کینیڈا)

آپ اپنی فیملی کے ساتھ قادیان زیارت کے لئے گئی ہوئی تھیں کہ 9/مئی 2009ء کو دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مخلص، ہمدرد، خدمت گزار اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کو دلی لگاؤ تھا۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں اور یتیموں اور بیواؤں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مہمان نوازی کا وصف بھی آپ میں نمایاں طور پر موجود تھا۔ ان کی تواضع کی فکر میں اپنی تکلیف اور بیماری تک کو بھول جایا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

(9) مکرم محمد رفیق صدیق صاحب (ابن مکرم مولوی محمد صدیق امرتسری صاحب مرحوم)

طویل علالت کے بعد گزشتہ دنوں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے کچھ عرصہ جامعہ میں بھی تعلیم حاصل کی مگر گھر کے نامساعد حالات کی وجہ سے آپ تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رکھ سے اور آپ کو مجبوراً نوکری کرنی پڑی۔ نیک طبع، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16/جون 2009ء بروز منگل قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **عزیزہ دانین شافیہ دین (بنت مکرم ولی دین صاحب)**

13/جون کو پیدائش کے 17 ماہ بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھی۔ عزیزہ مکرم عبدالعزیز دین صاحب کی پوتی، مکرم بابو عزیز دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو کہ ابتدائی سالوں میں بطور تجارتی مربی uk تشریف لائے تھے) کی پڑپوتی اور مکرم نصیر دین صاحب (ریجنل امیر لندن) کی بھتیجی تھی۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم محمد بشیر صاحب (ابن مکرم حاجی دل محمد صاحب۔ سابق امیر ضلع کوٹلی)

17 فروری 2009 کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ نے کچھ عرصہ قائد ضلع اور تقریباً 18 سال بطور امیر ضلع کوٹلی خدمت کی توفیق پائی۔ مخلص، دیندار اور خلافت احمدیہ کے اطاعت گذار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے۔

(2) مکرم ڈاکٹر کرنل سید عبدالعلی صاحب (ابن مکرم میجر ڈاکٹر سید حافظ اقبال حسین صاحب۔ آف لاہور)

31۔ جنوری 2009 کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم عبادت گزار، ملنسار، غرباء اور یتامیٰ کا درد رکھنے والے سعید فطرت انسان تھے۔ سلسلہ اور خلافت سے ہمیشہ سچی محبت اور کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرتے رہے۔ چندوں میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔

(3) مکرم بریگیڈیئر مبارک احمد صاحب (آف لاہور)

7۔ جولائی 2008 کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ کی یہ نمایاں خوبی تھی کہ کوئی چھوٹا بچہ بھی ملنے جاتا تو ہمیشہ اٹھ کر ملتے۔ جماعت کے ہر فرد سے انتہائی شفقت سے پیش آیا کرتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے مخلص انسان تھے۔

(4) مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب۔ گلشن اقبال کراچی)

مرحوم 17/اپریل 2009ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے نواب شاہ اور کراچی جماعتوں میں مختلف حیثیتوں سے بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ بہت سادہ طبیعت کے مالک، نہایت ملنسار، شفیق اور محبت کرنے والے نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk

mahmud.a.malik@gmail.com

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں مکرم منور احمد صاحب۔ سابق ناظم اعلیٰ اجتماع بیان کرتے ہیں کہ جرمنی میں حضرت صاحبؒ سے خاکسار کی پہلی ملاقات نور مسجد میں گروپ کی شکل میں ہوئی۔

ہمیں حضورؒ کی خطبات کیسٹ بار بار سننے کا اتنا مزہ آتا تھا کہ ہمیں ایسے معلوم ہوتا تھا کہ ہم کسی اور ہی دنیا میں ہیں۔ بہت سارے ہمارے غیر احمدی احباب بھی سنتے تھے اور حیران تھے کہ بڑی پُرکشش آواز ہے۔ میرا ایک جاننے والا کریمنل پولیس کا چیف تھا۔ اس وقت اجتماعات وغیرہ ناصر باغ میں ہوتے تھے اور چھٹی کا بہت مسئلہ تھا۔ میں نے اُسے کہا کہ مجھے ناصر باغ جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ اس کی کوششوں سے پھر اجازت بھی ملنا شروع ہوگئی۔ میں جب اس کے پاس گیا تو حضورؒ کی تصویر بھی ساتھ لے گیا۔ جب اس نے تصویر کو ہاتھ میں پکڑ کر دیکھنا شروع کیا تو میں اس وقت کی صورت حال بیان نہیں کرسکتا، وہ کہنے لگا کہ کس ملک سے ان کا تعلق ہے؟ میں نے کہا کہ پاکستان سے۔ تو وہ کہنے لگا کہ یہ تو مجھے پاکستان سے نہیں لگتے۔ یہ تو یوں لگتا ہے جیسے آسمان سے فرشتہ آیا ہے۔

کولون مشن کے افتتاح کے موقع پر میں نے وہاں کے برگا ماسٹر جو چرچ کا پادری بھی تھا، اُس کو بھی دعوت دی۔ مکرم ہیوبش صاحب اُس روز ترجمہ کرنے میں مشکل محسوس کررہے تھے جسے حضورؒ نے بھی محسوس کیا۔ سامنے ایک رپورٹر بیٹھا تھا۔ اُس نے اپنا ہاتھ کھڑا کیا اور کہا کہ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ٹرانسلیشن کرتا ہوں۔ تو حضورؒ نے فرمایا کہ آجائیں۔ وہ جا کر آپؒ کے ساتھ بیٹھ گیا اور ٹرانسلیشن کرتا رہا۔ جب پروگرام ختم ہوا تو حضرت صاحبؒ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پوچھا کہ تمہیں کیسا محسوس ہورہا تھا، وہ کہنے لگا کہ میرا تو یہ حال تھا جیسے Football کے گراؤنڈ کے اندر کوئی ریفری بھاگتا ہے تا کہیں کوئی لمحہ اس سے رہ نہ جائے اور وہ کہیں کوئی غلط فیصلہ نہ دیدے، تو یہ میری حالت تھی۔ جب محفل ختم ہوئی اور کھانا ہوا۔ کھانے کے بعد جب ہم گھر جانے لگے تو وہ برگا ماسٹر مجھے کہنے لگا کہ میں نے اپنی زندگی میں ایسا شخص نہیں دیکھا اور حیران ہوکر کہتا رہا کہ ایسا ذہین آدمی میں نے دنیا میں نہیں دیکھا اور مجھ سے پوچھتا رہا کہ یہ کہاں سے آئے ہیں اور ان کی تعلیم کیا ہے وغیرہ۔

ہم نے حضور انورؒ سے یہی سیکھا کہ جماعتی کام تقوی سے اور عاجزی سے کرنا ہے اور امانت سمجھ کر کام کرنا ہے اس امانت کو ایمان داری سے ادا کرنا ہے۔ ہم سے حضورؒ پوچھتے تھے کہ آپ نے سٹیج کے لیے کتنی جگہ چھوڑی ہوئی ہے، Tent میں کتنے لوگوں کی جگہ ہے وغیرہ۔ حضورؒ ہمیں سمجھاتے تھے کہ کیسے کیا کرنا چاہئے۔ ہم نے حضرت صاحبؒ کے سمجھانے سے یہ اندازہ لگایا کہ 1 مربع میٹر کی جگہ میں اڑہائی آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ حضورؒ سب کچھ چیک کرتے تھے لنگر خانے میں نمک مرچ چیک کر کے بتاتے تھے کہ کھانا کیسا بنا ہے۔ معائنے کے دوران حضورؒ دفاتر کے بارے میں بھی پوچھتے کہ کون کونسے دفاتر کہاں کہاں ہونگے۔

مجھے وہ واقعہ نہیں بھولتا جب ایک مرتبہ اجتماع کی تیاری کے دوران بجٹ کم ہوگیا اور 3 مرتبہ بجٹ بڑھانے کے لئے میٹنگ ہوئی اور بجٹ بڑھایا گیا۔ تو حضرت صاحبؒ کی طرف سے فوراً ہدایت آگئی۔ آپؒ نے فرمایا کہ اگر گنجائش نہیں تو ضروری نہیں کہ آپ ہر سال اجتماع کریں۔ اگلے سال ہم نے حضرت صاحبؒ کی خدمت میں عرض کی کہ ہم بجٹ کے اندر رہ کر اجتماع کریں گے تو حضرت صاحبؒ نے ازراہ شفقت اجازت دیدی اور حضورؒ کی دعاؤں کی بدولت اللہ نے فضل کیا اور 60000 مارک کی ہم نے بچت کی۔

ایک بات کی شرمندگی رہے گی کہ ہم نے حضورؒ کے آرام کا اتنا خیال نہیں رکھا کیونکہ اتنی میٹنگز ہوتی تھیں بوسنین، عرب، پاکستانیوں کے ساتھ اور بغیر کسی وقفہ کے دوسری میٹنگ شروع ہوتی تھی۔ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ ہر میٹنگ میں حضورؒ Fresh ہی ہوتے تھے۔

حضورؒ کی قبولیت دعا کا یہ واقعہ ہے کہ جب بھی ہم حضورؒ سے درخواست کرتے کہ حضورؒ موسم خراب ہے آپؒ دعا کریں تو آپؒ فرماتے کہ یہ اللہ کے کام ہیں اگر بارش ہوئی بھی تو رحمت ہی ہوگی۔ اور اکثر ایسا ہوا کہ بادل ہوتے تھے مگر جیسے ہی حضرت صاحبؒ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا تو دیکھتے ہی دیکھتے وہ غائب ہوجایا کرتے تھے۔ اور ایک مرتبہ حضورؒ خطاب فرمارہے تھے اور اتنی بارش ہوئی کہ خیمہ ٹوٹ گیا مگر حضورؒ کا خطاب جاری رہا۔

حضورؒ سے یہی سیکھا ہے کہ خدمتِ دین کو فضل الٰہی جان کر انجام دو۔ ہمیشہ اعلیٰ عہدیدار کی اطاعت کرنی ہے اور خوشامد نہیں کرنی۔ مشورہ ایمان داری سے دینا ہے۔ جماعت کا پیسہ ایمان داری سے اپنا سمجھ کر خرچ کرنا ہے۔ اسی طرح ہم نے حضورؒ سے ہی عبادت کرنے کے اعلیٰ معیار سیکھے۔

میرا ایک بیٹا نوروز احمد چار پانچ سال کی عمر میں فوت ہوگیا تھا۔ وہ دل کا مریض تھا، چونکہ ہم اسائلم پر تھے اس لئے صحیح علاج نہ ہوسکا۔ جب اُسے ہسپتال لے گئے تو میں نے حضرت صاحبؒ کو فون کیا اور ساری صورتحال بتائی تو حضورؒ نے فرمایا کہ آپ صبر کریں اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ جب حضرت صاحبؒ کو دوبارہ فون کیا تو فرمایا کہ آپ صبر کریں اور اللہ کی تقدیر میں راضی رہیں اور اپنی اہلیہ کو میرا اسلام کہیں۔ میں نے کہا کہ حضورؒ آپ ہی تو کہتے ہیں کہ دعا سے سب کچھ ہوجاتا ہے۔ تو حضورؒ نے بڑے جلالی رنگ میں فرمایا کہ خدا کی تقدیر اٹل ہوتی ہے کبھی کوئی مرا ہوا واپس نہیں آتا اور ڈاکٹرز سے کہیں کہ مصنوعی مشینیں اتار دیں۔ ہم نے ڈاکٹرز سے کہا لیکن وہ نہ مانے مگر اگلے دن بچے کی طبعی وفات بھی ثابت ہوگئی۔ حضرت صاحبؒ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا تو آپؒ نے خود تشحیذ الاذہان میں مغفرت کا اعلان شائع کروایا۔ بہرحال ہمیں صبر کی توفیق بھی ملی اور میری اہلیہ بھی درود شریف پڑھتی رہیں اور بالکل کوئی آنسو نہیں بہایا۔ کچھ عرصہ کے بعد ہمارے ہاں بچے کی امید ہوئی تو ہم نے حضورؒ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھا تو بہت محبت کے جواب آئے اور فرمایا کہ بچے کا نام نوروز احمد ہی رکھیں۔ دوبارہ خط لکھنے پر بھی یہی نام آیا۔ ڈاکٹرز نے پہلے بیٹی بتائی تھی مگر بیٹا ہی ہوا۔ ڈاکٹرز نے کہا کہ ہم چیک اپ کریں گے مگر میری اہلیہ نے چیک اپ نہیں کروایا اور کہا کہ مجھے میرے اللہ پر یقین ہے کہ وہ مجھے تندرست بچہ ہی دے گا۔ تو یہ ہمارے لئے حضورؒ کی دعاؤں کا بہت بڑا نشان تھا۔

تبلیغ احمدیت دنیا میں کام اپنا

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں مکرم حافظ فرید احمد خالد سابق نائب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی لکھتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی ان خوش قسمت مجالس میں سے ہے جن سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو ایک خاص تعلق اور پیار تھا اور آپ کو اس مجلس سے خاص توقعات بھی تھیں۔

1994ء میں جلسہ سالانہ UK سے دو ماہ قبل تک ہم اپنے ٹارگٹ سے کافی پیچھے تھے اور بظاہر نظر آرہا تھا کہ شاید ہم یہ ٹارگٹ حاصل نہیں کرسکیں گے جس سے سخت فکرمندی بھی پیدا ہوئی۔ ڈرتے ڈرتے حضور اقدس کی خدمت میں خط تحریر کیا کہ ہم معذرت خواہ ہیں کہ ہم اس سال شاید بیعتوں کا ٹارگٹ حاصل نہ کرسکیں۔ حضور اقدس کی جوابی فیکس موصول ہوئی کہ مایوس ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں دعاؤں کے ساتھ اپنا پورا زور لگا دیں باقی اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ اس خط کے چند دن بعد ہی اتنی کثرت سے بیعتیں ہونی شروع ہوگئیں کہ وقت سے قبل ہمارا بیعتوں کا ٹارگٹ پورا ہوگیا۔ اس واقعہ کا ذکر حضور اقدس نے اجتماع کے خطاب میں فرمایا اور جب آپؒ ایوانِ خدمت کے معائنہ کے لئے تشریف لائے تو پوچھا کہ پھر کیسے بیعتوں کا ٹارگٹ پورا ہوا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ حضور! صرف آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے طفیل۔ ہم نے قدم قدم پر ان دعاؤں کے طفیل معجزے ہوتے دیکھے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت احمدیہ جرمنی اور بالخصوص مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی تربیت ایک شفیق استاد کے انداز سے کی۔ ایک دفعہ جرمن احباب کے ساتھ تبلیغی نشست میں حضورؒ کی نشست سٹیج پر کافی اونچی تھی۔ آپؒ تشریف لائے تو فرمایا کہ میری کرسی نیچے مہمانوں کے ساتھ ہی لگائیں۔

ایک دفعہ مجلس شوریٰ کی طرف سے اولمپک کی طرز پر بڑے بڑے کھیلوں کے منصوبے بغرض منظوری حضورؒ کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپؒ نے اس آئیڈیا کو پسند نہیں فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا تبلیغی منصوبہ بہت بڑا ہے اس پر خاص توجہ دیں۔ ایک دفعہ غالباً 1995ء کا واقعہ ہے کہ بعض خاص پروگراموں کے انعقاد کی وجہ سے مجلس عاملہ نے فوری فیصلہ کر کے بہت ساری مدات میں اضافہ کر کے رقم خرچ کرلی اور لاعلمی کی وجہ سے مرکز سے اضافی خرچ کی منظوری نہ لی۔ یہ امر جماعتی قواعد کے مطابق درست نہیں ہے۔ جب مرکز کے علم میں یہ بات آئی تو اس بات کا شدید اندیشہ تھا کہ حضور اقدس سخت ناراض ہوں گے۔ پوری تحقیق کے بعد حضورؒ نے ازراہِ شفقت معاف فرما دیا۔ لیکن ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ بجٹ کے اندر رہتے ہوئے پروگرام بنائیں۔ اگر آپ چاند پر جانے کا پروگرام بنانا چاہتے ہیں اور پیسے نہیں ہیں تو پروگرام نہ بنائیں۔

اکثر احباب اپنے جائے نماز دیدیا کرتے کہ اسے حضورؒ کے نیچے بچھادیں۔ بدبو کے خدشے کی وجہ سے احباب جائے نماز پر خوشبو چھڑک دیتے تھے۔ ایک نماز کے بعد حضورؒ نے پرائیویٹ سیکریٹری صاحب سے فرمایا کہ آئندہ جائے نماز پر خوشبو نہ لگائیں، اس طرح نماز کی توجہ میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم نومبر 2007ء میں شامل اشاعت مکرم حکیم سید عبدالہادی مونگھیری صاحب کی ایک نعت سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

روئے زمیں پہ دین کے سلطان تمہیں تو ہو
شمس وقمر سے بڑھ کے درخشاں تمہیں تو ہو

احسان آپ کا ہے ہر اِک جاندار پر
خلق خدا میں رحمت یزداں تمہیں تو ہو

جورو جفا و ظلم و تعدی کے دَور میں
ہم بیکسوں کے درد کے درماں تمہیں تو ہو

ابر سیاہ چھایا ہے دنیا میں ہر طرف
ظلمت کدے میں شمع فروزاں تمہیں تو ہو

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں محترم حاجی غلام محی الدین صادق صاحب مرحوم کا کلام شائع ہوا ہے۔ اِس نظم سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

اُجلے اُجلے ماہ کامل نے تڑپایا ساری رات
روشن روشن صورت نے اک حشر دکھایا ساری رات
شام ڈھلے ہی دکھ کے بادل آن سمائے آنکھوں میں
جل تھل کر دی دنیا مری وہ جل برسایا ساری رات
اُن کی بکھری یادیں بھر کر اپنے دامن میں ہم نے
روغنِ دل سے کیا چراغاں جشن منایا ساری رات
اُس کے سجدے، اُس کی دعائیں، اُس کے آنسو، اُس کی آہیں
دیکھ، غمِ ملّت میں اُس نے عرش ہلایا ساری رات

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

17th July 2009 – 23rd July 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 17th July 2009

00:05	MTA World News, Tilawat & MTA News
01:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th December 1994.
02:10	Al Maaidah: a culinary programme.
02:35	Dars-e-Malfoozat
03:05	MTA World News
03:25	Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 274, recorded on 6th October 1998.
04:25	Jalsa Seerat-un-Nabi
05:40	Huzoor's Tours: a programme documenting Hadhrat Khalifatul Masih V visit to Scandinavia in 2005.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) with Huzoor recorded on 28th December 2008.
08:05	Siraiki Service: a discussion programme on the life and character of the Holy Prophet (saw).
08:50	Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat.
09:50	Indonesian Service
10:50	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:10	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:00	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Jama'at.
15:05	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday Sermon: Recorded on 17th July 2009 [R]
17:10	Huzoor's Address: An address delivered by Huzoor on the occasion of Jalsa Salana Ghana.
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	Food For Thought
22:50	Reply to Allegations [R]

Saturday 18th July 2009

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:15	Le Francais C'est Facile [R]
01:40	Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 20th December 1994.
03:00	MTA World News
03:15	Friday Sermon: Recorded on 17th July 2009
04:25	Food For Thought [R]
04:55	Rah-e-Huda: an interactive talk show about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 25th July 1997 in Jalsa Salana UK.
08:25	Friday Sermon [R]
09:25	Ashab-e-Ahmad
10:00	Indonesian Service
10:55	French Service
11:35	MTA Travel: A documentary on Brisbane and its surroundings.
12:05	Tilawat & MTA Jamaat News
12:50	Bangla Shomprochar
13:50	Live Intikhab-e-Sukhan
14:50	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht: a meeting of Jamia students with Huzoor recorded on 8th February 2009.
16:05	Rah-e-Huda
17:05	Ashab-e-Ahmad
17:40	MTA Travel [R]
18:10	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News
21:00	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]
23:15	Friday Sermon [R]

Sunday 19th July 2009

00:20	MTA World News
00:40	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st December 1994.
02:25	Ashab-e-Ahmad
03:00	MTA World News
03:30	Friday Sermon Recorded on 17th July 2009.
04:30	Real Talk, Real Stories, Real Issues
05:30	MTATravel: A documentary on Brisbane and its surroundings.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) with Huzoor. Recorded on 14th February 2009.
07:30	Real Talk, Real Stories, Real Issues
08:15	Food For Thought
08:50	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Nigeria, West Africa.
10:00	Indonesian Service
11:05	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon, recorded on 16th February 2007.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Learning Arabic
12:55	Bengali Reply to Allegations
14:00	Friday Sermon: Recorded on 17th July 2009. [R]
15:10	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) [R]
15:55	Food For Thought
16:30	Real Talk, Real Stories, Real Issues
17:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th April 1996. Part 1.
18:05	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Learning Arabic
20:40	Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
21:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat)
21:50	Friday Sermon [R]
22:55	Huzoor's Tours [R]

Monday 20th July 2009

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & MTA News
01:05	Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 27th November 1994.
02:10	Friday Sermon: recorded on 17th July 2009.
03:15	MTA World News
03:40	Food For Thought [R]
04:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th April 1996. Part 1.
05:00	Learning Arabic
05:25	Seerat-un-Nabi
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 24th January 2009.
08:15	Le Francais C'est Facile: Lesson no. 47.
08:50	French Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 23rd February 1998.
09:55	Friday Sermon with Huzoor. Recorded on 29th May 2009.
11:00	Khilafat Jubilee Moshaairah
12:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon: Recorded on 25th July 2008.
15:05	Medical Matters
15:45	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:50	French Mulaqa'at [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:20	Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 28th December 1994.
20:40	MTA World News
21:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:25	Friday Sermon: Recorded on 25th July 2008.
23:25	Medical Matters [R]

Tuesday 21st July 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	Liqaa Ma'al Arab [R]
02:20	MTA World News
02:40	Friday Sermon: Recorded on 25th July 2008.
03:30	French Service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 23rd February 1998.
04:35	Medical Matters
05:00	Khilafat Jubilee Moshaairah
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht with Huzoor, recorded on 28th March 2009.
08:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 14th January 1996. Part 1.
09:00	Modern Media: A discussion on modern media hosted by Dr. Muhammad Iqbal
09:40	Al Hambra Palace
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Recorded on 26th September 2008.
12:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Khuddam UK Ijtema 2004: An Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 19th May 2004.
15:00	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
16:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 14th January 1996. Part 1.
17:15	Modern Media [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:40	Friday Sermon: Recorded on 17th July 2009.
20:45	MTA International News
21:15	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:20	Khuddam UK Ijtema 2004 [R]
23:15	Modern Media [R]

Wednesday 22nd July 2009

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & MTA News
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th September 1994.
02:20	Vancouver: A visit to the Lookout Tower, Stanley Park and the Suspension Bridge in Vancouver, Canada.
02:45	MTA World News
03:00	Learning Arabic: Lesson no. 20.
03:45	Question and Answer Session Recorded on 14th January 1996. Part 1.
04:35	Peace Conference
05:30	Khuddam UK Ijtema 2003 [R]
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor recorded on 17th January 2009.
08:00	MTA Variety: An interview with Sahibzada Mirza Ghulam Ahmad talking about his personal memories of the Khulafa-e-Ahmadiyyat
09:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th May 1996. Part 1.
10:05	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
11:50	Tilawat & MTA News
12:45	Bangla Shomprochar
13:45	Jalsa Salana Speeches: A speech delivered by Maulana Akhlaq Anjum. Recorded on 1st August 2004 at Jalsa Salana UK.
14:30	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 20th June 1986.
15:30	MTA Travel: A documentary on Brisbane and Its surroundings.
16:05	Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor recorded on 17th January 2009. [R]
17:05	Question and Answer Session [R]
18:00	MTA World News & Dars-e-Hadith
18:25	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th January 1995.
20:30	MTA International News
21:00	Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
22:15	Jalsa Salana Speeches [R]
23:10	From the Archives [R]

Thursday 23rd July 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05	Liqaa Ma'al Arab [R]
02:25	MTA World News
02:40	From the Archives [R]
03:35	MTA Travel
04:00	MTA Variety [R]
05:10	Jalsa Salana Speeches [R]
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:50	Ilmi Khutabaat: a Friday sermon delivered on 24th December 1976 by Hadhrat Mirza Nasir Ahmad, Khalifatul Masih III (ra).
07:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 22nd February 2009.
08:30	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
09:45	Real Talk: a talk show discussing social issues affecting today's youth.
10:30	Indonesian Service
11:30	Pushto Service
12:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:10	Friday Sermon
14:15	Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
15:20	Huzoor's Tours
16:00	Introduction to Jalsa Salana UK 2009
16:30	Inspection and inauguration of Jalsa Salana duties by Hadhrat Khalifatul Masih V.
17:05	Jalsa Salana UK 2009: various interviews with workers and attendees at Jalsa.
18:00	MTA World News
18:10	Dars-e-Malfoozat
18:30	Arabic Service
20:35	Real Talk [R]
21:20	Tarjamatul Quran Class
22:15	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
22:35	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE- 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 10 July , 2009 | Issue No. 28

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

مُلّا ساڑھے چھ فٹ کے جسم پر بھی اسلام نافذ نہ کرسکے

فرقہ اویسیہ دیوبند کے ایک مُلّاں محمد اکرم کی کھلی کھلی باتیں

’’پچھلے دنوں دوستوں کے سامنے بات ہو رہی تھی مَیں نے کہا بڑی آسانی سے کہتے ہیں کہ حکومت اسلام نافذ کیوں نہیں کرتی۔ حکومت کے پاس تو ایک سٹیٹ ہے ایک بہت بڑا ملک ہے، جس کا بہت بڑا حدود اربعہ ہے۔ اس میں مختلف لوگ رہتے ہیں پڑھے لکھے ہیں کوئی ان پڑھ ہیں کوئی غریب ہے کوئی امیر ہے۔ بے شمار پرابلم ہیں۔ ہمارے پاس تو یہ ایک باڈی سٹرکچر ہے کیا اس پر ہم نے اسلام نافذ کر دیا۔ ہم اپنی حیثیت دیکھیں۔ اپنے ساڑھے چھ فٹ کے باڈی سٹرکچر پر ہم اسلام نافذ نہیں کر سکتے۔ دوسروں کو ہم کہتے ہیں آپ دس کروڑ کی آبادی پر کیوں نہیں کرتے۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے۔ اگر ہم سے ہر ایک اپنے آپ پر اسلام نافذ کرنا شروع کر دے تو ہمیں کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ اسلامی ریاست از خود بن جائے گی۔ ہمارے چیف جسٹس ہوا کرتے تھے۔ جسٹس مرزا۔ تو انہوں نے ایک دن مجھ سے ایک سوال کیا کہ یہ نفاذ اسلام سے آپ کی مراد کیا ہے۔ یہ جو علماء شور کرتے ہیں۔ اسلام میں کیا رکاوٹ ہے؟ کوئی عمل آپ اسلام کے مطابق کرتے ہیں؟ کیا حکومت روکتی ہے یا کوئی آپ کو منع کرتا ہے جو کسی کا جی چاہتا ہے کرتا ہے۔ اسلام کے مطابق کون پریکٹس کرتا ہے؟ پھر یہ نفاذِ اسلام میری سمجھ میں نہیں آ رہا‘‘۔

(المرشد اگست 1992ء صفحہ24)

فوجداری مقدمہ میں عدالت کی طرف سے ’’کَذَّاب ولَئِیْم‘‘ کا خطاب

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی مبارک تصنیف ’’حقیقۃ الوحی‘‘ جامع جمیع دلائل وحقائق ہے جس کے سوا سات سو صفحات میں بیشمار نشانوں کا ناپیدا کنار سمندر موجیں مار رہا ہے۔......حضرت کے قلم سے ایک نشان کی تفصیل سنیئے۔

’’کرم دین نام ایک مولوی نے فوجداری مقدمہ گورداسپور میں میرے نام دائر کیا اور میرے مخالف مولویوں نے اُس کی تائید میں آتمارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں جا کر گواہیاں دیں اور ناخنوں تک زور لگایا اور اُن کو بڑی اُمید ہوئی کہ اب کی دفعہ ضرور کامیاب ہونگے اور اُن کو جھوٹی خوشی پہنچانے کیلئے ایسا اتفاق ہوا کہ آتمارام نے اس مقدمہ میں اپنی نافہمی کی وجہ سے پوری غور نہ کی اور مجھ کو سزائے قید دینے کے لئے مستعد ہوگیا۔ اُس وقت خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ آتمارام کو اُسکی اولاد کے ماتم میں مُبتلا کرے گا چنانچہ یہ کشف میں نے اپنی جماعت کو سُنا دیا اور پھر ایسا ہوا کہ قریباً بیس پچیس دن کے عرصہ میں دو بیٹے اُس کے مر گئے اور آخر یہ اتفاق ہوا کہ آتمارام سزائے قید تو مجھے نہ دے سکا۔ اگرچہ فیصلہ لکھنے میں اُس نے قید کرنے کی بنیاد بھی باندھی مگر اخیر پر خدا نے اُس کو اس حرکت سے روک دیا۔ لیکن تاہم اُس نے سات سو روپیہ جُرمانہ کیا۔ پھر ڈویژنل جج کی عدالت سے عزت کے ساتھ میں بَری کیا گیا اور کرم دین پر سزا قائم رہی۔ اور میرا جُرمانہ واپس ہوا۔ مگر آتمارام کے دو بیٹے واپس نہ آئے۔

پس جس خوشی کے حاصل ہونے کی کرم دین کے مقدمہ میں ہمارے مخالف مولویوں کو تمنّا تھی وہ پوری نہ ہوسکی اور خدا تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے مطابق جو میری کتاب مواہب الرحمٰن میں پہلے سے چھپ کر شائع ہو چکی تھی میں بَری کیا گیا اور میرا جُرمانہ واپس کیا گیا اور حاکم مجوّز کو منسوخی حکم کے ساتھ یہ تنبیہ ہوئی کہ یہ حکم اُس نے بے جا دیا۔ مگر کرم دین کو جیسا کہ میں مواہب الرحمٰن میں شائع کر چکا تھا سزا مل گئی اور عدالت کی رائے سے اُس کے کذّاب ہونے کی مُہر لگ گئی اور ہمارے تمام مخالف مولوی اپنے مقاصد میں نامراد رہے۔ افسوس کہ میرے مخالفوں کو باوجود اس قدر متواتر نامُرادیوں کے میری نسبت کسی وقت محسوس نہ ہوا کہ اس شخص کے ساتھ دَرپردہ ایک ہاتھ ہے جو انکے ہر حملہ سے اس کو بچاتا ہے۔ اگر بدقسمتی نہ ہوتی تو اُن کے لئے یہ ایک معجزہ تھا کہ اُن کے ہر حملہ کے وقت خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا۔ اور نہ صرف بچایا بلکہ پہلے اس سے خبر بھی دیدی کہ وُہ بچائے گا اور ہر ایک مرتبہ اور ہر ایک مقدمہ میں خدا تعالیٰ مجھے خبر دیتا رہا کہ مَیں تجھے بچاؤں گا۔ چنانچہ وہ اپنے وعدہ کے موافق مجھے محفوظ رکھتا رہا۔ یہ ہیں خدا تعالیٰ کے اقتداری نشان کہ ایک طرف تمام دنیا ہمارے ہلاک کرنے کیلئے جمع ہے اور ایک طرف وہ قادر خدا ہے کہ اُن کے ہر ایک حملہ سے مجھے بچاتا ہے‘‘۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے حاشیہ میں نوٹ دے کر لکھا ہے کہ:

’’ڈویژنل جج امرتسر نے جو ایک انگریز تھا پُوری تحقیق سے اس مقدمہ میں کام لیا اور جیسا کہ شرط انصاف ہے وہ فیصلہ کیا جو کامل تحقیقات اور عدالت کی رُو سے چاہئے تھا اور فیصلہ میں اپنے الفاظ میں لکھا جو الفاظ اپیلانٹ مستغاث علیہ نے کرم دین رسپانڈنٹ مستغیث کے حق میں استعمال کئے تھے جو موجب ازالہ حیثیت عرفی سمجھے گئے۔ یعنی کذاب اور الئیم کا لفظ اگر اپیلانٹ ان الفاظ سے بڑھ کر کرم دین کے حق میں استعمال کرتا تو بھی کرم دین اُن الفاظ کا مستحق تھا۔

(’حقیقت الوحی‘ روحانی خزائن جلد22 صفحہ125)

ایک دلچسپ مکالمہ

جناب ارشاد احمد صاحب شکیب مرحوم کا شمار جماعت احمدیہ کے معروف اور صاحب طرز شاعروں میں ہوتا ہے۔ آپ پہلے جیکب آباد کی جماعت اسلامی سے وابستہ تھے پھر احمدیت کے پُر جوش داعی الی اللہ بن گئے۔ افسوس 28 دسمبر 1987ء کو عالم جوانی میں ہی خالقِ حقیقی سے جا ملے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودہ خاک ہیں۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ذیل میں آپ کا ایک تبلیغی واقعہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے جو آپ نے ’’دلچسپ مکالمہ‘‘ کے زیرعنوان سپرد قلم فرمایا اور رسالہ ’’الفرقان‘‘ ربوہ (فروری 1961ء) کے صفحہ 43-41 میں زیب اشاعت ہوا۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

’’چند دن ہوئے لائلپور میں میری ملاقات ایک ایسے صاحب سے ہوئی جو سابقہ جماعت اسلامی کے بڑے سرگرم اور فعال کارکن رہ چکے ہیں۔ رسمی تعارف کے بعد احمدیت پر گفتگو شروع ہوگئی۔ انہوں نے یکدم احمدیت پر چند ایک اعتراضات کرڈالے۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ قبل اس کے کہ مَیں آپ کے اعتراضات کا جواب دوں مجھے آپ یہ بتا دیں کہ آپ ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر؟

جواب: کافر

سوال: اچھا تو بتایئے کہ آپ خود کیا ہیں؟ ہندو ہیں، سکھ ہیں، عیسائی ہیں، یہودی ہیں یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟

جب انہوں نے دیکھا کہ مَیں نے سوال میں اور سب کچھ کہہ ڈالا مگر مسلمان نہیں کہا تو وہ بڑے تلملائے اور تلملاہٹ کو چھپاتے ہوئے فرمانے لگے کہ ہم مسلمان ہیں۔

مَیں: مَیں کیسے تسلیم کرلوں کہ آپ مسلمان ہیں۔ آپ کی پیشانی پر تو لکھا نہیں ہوا کہ آپ مسلمان ہیں۔ آخر ایک کافر کو آپ کے مسلمان ہونے کا کیسے پتہ چلے؟

وہ: مَیں اسلام کا پیرو ہوں، کلمہ پڑھتا ہوں، قرآن مجید کو خدا کی الہامی کتاب اور آخری شریعت مانتا ہوں اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہوں۔ اس لئے مسلمان ہوں۔

مَیں: کیا ان باتوں کے ماننے سے کوئی شخص مسلمان ہوجاتا ہے؟

وہ: ضرور ہوجاتا ہے۔

مَیں: مَیں تو نہیں مانتا کہ ان باتوں کے ماننے سے کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہو۔ یہ تو سب پُرانی باتیں ہیں کوئی نئی بات بتایئے۔

وہ: مَیں کون ہوں نئی بات بتانے والا۔ مَیں تو وہی شرائط بتاؤں گا جو اسلام نے مقرر کی ہیں۔

مَیں: اچھا تو اتنا اور بتا دیجئے کہ ان شرائط کو پورا کر کے فقط آپ ہی مسلمان ہو سکتے ہیں یا کوئی دوسرا شخص بھی ہوسکتا ہے؟

وہ: جو بھی ان شرائط کو پورا کرے وہ مسلمان ہو سکتا ہے۔

مَیں: تو لیجئے پھر مجھے مسلمان کر لیجئے۔ مَیں آپ کے سامنے اعلان کرتا ہوں کہ مَیں ان سب باتوں پر ایمان لاتا ہوں۔

وہ: کیا آپ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین بھی مانتے ہیں؟

مَیں: جی ہاں۔ ضرور مانتا ہوں۔ یہ تو ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔

وہ: لیکن آپ لوگ خاتم النبیین کے ان معنوں پر ایمان نہیں لاتے جو ہمارے علماء کرتے ہیں۔

مَیں: یہ بتایئے کہ قرآن مجید عربی میں نازل ہوا یا اُردو میں؟

وہ: عربی میں۔

مَیں: تو پھر ہمیں قرآن مجید کے عربی الفاظ پر ایمان لانا چاہئے کہ آپ کے علماء کے تراجم پر؟

اس پر وہ لاجواب ہوگئے اور کہنے لگے کہ بھئی مان گئے کہ مرزائیوں سے دلائل کے ساتھ بات کرنا بہت مشکل ہے۔

دو چار روز کے وقفہ کے بعد پھر انہی صاحب سے احمدیت کے موضوع پر گفتگو چھڑ گئی اور مَیں نے پوچھا کہ اب تو آپ ہمیں مسلمان سمجھنے لگ گئے ہوں گے؟ اس دوران میں چونکہ ان سے ذرا بے تکلفی پیدا ہوچکی تھی اس لئے سنجیدہ مُنہ بنا کر فرمانے لگے کہ نہیں صاحب ہم تو آپ کو کافر ہی سمجھتے ہیں۔

مَیں: ٹھیک ہے۔ آپ رائے قائم کرنے میں آزاد ہیں۔ جو چاہیں سمجھیں لیکن مجھے اتنا بتا دیں کہ کسی کو مسلمان یا کافر قرار دینا حق کس کا ہے؟

وہ: علمائے اُمّت کا۔

مَیں: اچھا تو پھر ہمیں اپنے مسلمان ہونے کا ایک سو ایک مرتبہ یقین ہے اور آپ کے کافر ہونے کا ایک سو دو دفعہ۔

وہ: (حیران ہوکر) یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

اس پر مَیں نے ایک ایسا پمفلٹ نکال کر اُن کے ہاتھ میں تھما دیا جس میں 52 علماء نے مودودی صاحب کو ضالّ، مضل اور دجّال قرار دیا ہے۔ اور کہا کہ آپ چونکہ کسی کو کافر یا مسلمان قرار

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد